DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

مورخہ 24.11.2024

نمبر شمار	اہم قومی ومقامی خبریں	اخبارات
01	9 مئی کی طرح دوبارہ سازش عمران خان کو کچھ حاصل نہیں ہوگا، سلیم کھوسہ۔	جنگ ودیگراخبارات
02	شہداء چاہ سری کی ادبی خدمات کو ہمیشہ یادرکھا جائیگا، ظہور بلیدی۔	جنگ ودیگراخبارات
03	صوبے بھر میں چائلڈ پروٹیکشن کمیٹیاں تشکیل دیدی گئی ہیں، ولی محمد نورزئی۔	جنگ ودیگراخبارات
04	بلوچستان میں ڈیڑھ سے 2لاکھ کابلی گاڑیاں پروفائلنگ کا کام شروع۔	مشرق ودیگراخبارات
05	کوئٹہ ڈویلپمنٹ پیکج ٹیم کا آپریشن ریلوے بنگلوں کی چاردیواری گرادی۔	جنگ ودیگراخبارات
06	صوبائی وزیرصحت بخت محمد کاکڑ کے خلاف انتخابی عذرداری پر فیصلہ محفوظ۔	مشرق ودیگراخبارات
07	ایف بی آر کا نادہندہ ہوٹلز وشادی ہالز مالکان کے خلاف کریک ڈاؤن فہرستیں مرتب۔	جنگ ودیگراخبارات
08	بارڈر مارکیٹس کو اسٹیشن میں تبدیل کیا جارہا ہے، چیف کلکٹر کسٹمز بلوچستان۔	جنگ ودیگراخبارات
09	بلوچستان اسمبلی حکام نے 55 نئی گاڑیاں خریدنے کا فیصلہ کرلیا۔	جنگ ودیگراخبارات
10	سیکورٹی خدشات کے پیش نظر ایرانی سرحد پر تعینات اہلکاروں کو چوکس رہنے کی ہدایت۔	انتخاب ودیگراخبارات
11	وفاق دیگر صوبوں سے زیادہ پیسہ بلوچستان میں لگا تار آرہا ہے ترجمان فوج۔	جنگ ودیگراخبارات
12	ڈاکٹر عبدلما لک بلوچ کے خلاف سازش کی جارہی ہے، نیشنل پارٹی۔	جنگ ودیگراخبارات
13	ادب اور سیاست ایک دوسرے کیلئے لازم وملزوم ہیں، اصغرا چکزئی۔	جنگ ودیگراخبارات
14	کوئٹہ بچے کی عدم بازیابی کے خلاف دھرنا جاری کل پہیہ جام ہوگا۔	جنگ ودیگراخبارات

امن وامان:

خاران میں ٹھیکدار کی مشینری پر فائرنگ، جھل مگسی کے علاقے کبر میں فائرنگ باپ زخمی بیٹا جاں بحق، صلاح الدین اچکزئی فائرنگ سے جاں بحق، ڈیرہ اللہ یار نامعلوم افراد دستی بم پھینک کر فرار، کراچی سے کالعدم بی ایل اے کے 7 کارندے گرفتار اسلحہ برآمد، مسلم باغ کے پولیس لاک اپ سے ملزم کی لاش برآمد۔

عوامی مسائل:

مصور کاکڑ کی بازیابی کیلئے پہیہ جام ہڑتال کامیاب کی جائے، المحانہ، فنڈز جاری ہونے کے باوجود سرکاری ہسپتالوں میں سرنج تک دستیاب نہیں۔

مورخہ 24.11.2024

اداریہ:

روزنامہ آزادی کوئٹہ نے "**کچھی کینال منصوبہ کی بحالی بلوچستان مین زرعی انقلاب!**" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے کہ کچھی کینال منصوبہ سے بلوچستان میں زرعی انقلاب آئے گا یہ ایک دیرینہ منصوبہ ہے جس کی تکمیل کیلئے نواز شریف کی گزشتہ حکومت نے سنجیدہ اقدامات اٹھائے تھے جس کا مقصد بلوچستان کے لوگوں کو اس کا معاشی فائدہ پہنچانا تھا۔ طہرحال منصوبہ میں تاخیر ہوئی مگر

CamScanner

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

اب کچھی کینال منصوبہ کی بحالی کے حوالے سے وفاق اور بلوچستان حکومت مشترکہ جدوجہد کر رہے ہیں۔گزشتہ روز کچھی کینال منصوبہ کی بحالی کی تقریب منعقد ہوئی۔تقریب سے خطاب میں وزیراعظم محمد شہباز شریف نے کہا کہ کچھی کینال منصوبہ کی بحالی سے بلوچستان کے متاثرہ علاقے کو دوبارہ نئی زندگی ملے گی،وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی کو مبارکباد پیش کرتے ہیں،ان کی ذاتی کاوشوں اور دلچسپی سے یہ منصوبہ بحال ہوا،حکومت پنجاب،وفاقی وزیر احسن اقبال اور واپڈا کی معاونت سے یہ منصوبہ مکمل ہوا۔

اداریے :

روزنامہ سنچری ایکسپریس کوئٹہ نے "**دہشت گردوں کی حکمت عملی** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کی ہے۔

روزنامہ بلوچستان ٹائمز کوئٹہ نے "Dialogue for peace" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے

روزنامہ زمانہ کوئٹہ نے "**آرمی چیف کا دہشتگردی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا عزم** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کی ہے۔

روزنامہ میزان کوئٹہ نے "**سرمایہ کاروں کو فول پروف سیکیورٹی کی فراہمی** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کی ہے۔

مضامین :

روزنامہ مشرق،باخبر،آزادی،بلوچستان نیوز کوئٹہ نے "**فریاد بلوچستا یا فکر یاراں** " کے عنوان سے وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز احمد بگٹی کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ سنچری ایکسپریس کوئٹہ نے "**دہشت گردی کے خلاف حکمت عملی کے تضادات**" کے عنوان سے مکالمہ سلمان عابد کا مضمون تحریر کیا ہے۔

برائے ڈائریکٹر جنرل
نظامت تعلقات عامہ بلوچستان

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 1

Dated 24 NOV 2024

Page No. 1

9 مئی کی طرح دوبارہ سازش سے عمران خان کو کچھ حاصل نہیں ہوگا، سلیم کھوسہ

اپنے حلف کے پابند ہیں کہ عوام کے مسائل ان کی دلہیز پر حل کریں شاہراہوں کی تعمیر و ترقی کیلئے ہنگامی بنیادوں پر اٹھائے جا رہے ہیں

سیاست میں سیاسی مطالبات ہوتے ہیں، قانون ہاتھ میں لیں گے تو قانون حرکت میں آئے گا، صوبائی وزیر مواصلات و تعمیرات

کوئٹہ (اے این این) پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی لیڈر و صوبائی وزیر مواصلات و تعمیرات میر سلیم کھوسہ نے کہا ہے کہ اپنے حلف کے پابند ہیں کہ عوام کے مسائل ان کی دلہیز پر حل کریں شاہراہوں کی تعمیر و ترقی کیلئے ہنگامی بنیادوں پر اٹھائے جا رہے ہیں کچھ عناصر نہیں چاہتے کہ عوام کو مہنگائی سے نجات ملے، ملک میں مہنگائی کم ہوگئی، معیشت مستحکم ہوگئی، اس لئے کچھ عناصر کو تکلیف ہوگئی ہے .... بقیہ 51 صفحہ نمبر 7 پر

پی ٹی آئی کی 13 ویں "فائنل کال" بھی مس کال ثابت ہوگی' یہ بات انہوں نے مختلف وفود سے بات چیت کرتے ہوئے کہی' انہوں نے کہا کہ عمران خان بیوی اور بہن کو پارٹی سونپ کر انقلاب لے آئے ہیں، عمران خان نے وہی کیا جس کے خلاف وہ باتیں کرتے تھے، ایک اور 9 مئی کی سازش سے عمران خان کو کچھ حاصل نہیں ہوگا سیاست میں سیاسی مطالبات ہوتے ہیں، قانون ہاتھ میں لیں گے تو قانون حرکت میں آئے گا

JANG QUETTA

شہداد چاہ سری کی ادبی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائیگا' ظہور بلیدی

تربت (پ ر) صوبائی وزیر منصوبہ بندی و ترقیات میر ظہور بلیدی نے اسپیشل سیکرٹری صحت شے حق شہداد کے والد شاعر و ادیب شہداد چاہ سری بلوچ کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ مرحوم کی بلوچی ادب کیلئے گراں قدر خدمات ہیں جنہیں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 1

Dated: 24 NOV 2024

Page No. 2

ایف بی آر کا نادہندہ ہوٹلز و شادی ہالز مالکان کیخلاف کریک ڈاؤن، فہرستیں مرتب

ریکوری کیلئے خصوصی ٹیمیں تشکیل دیدی گئیں، انکم ٹیکس آرڈیننس 2002 کے سیکشن 114(4) کے تحت نوٹسز کا اجرا

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) فیڈرل بورڈ آف ریونیو ریجنل ٹیکس آفس کا نادہندہ ہوٹلز و شادی ہالوں کے خلاف کریک ڈاؤن کا آغاز، فہرستیں مرتب، ریکوری کیلئے خصوصی ٹیمیں تشکیل، ذمہ دار ذرائع کے مطابق فیڈرل بورڈ آف ریونیو ریجنل ٹیکس آفس کوئٹہ نے نادہندہ ہوٹل و شادی ہالز کے خلاف کریک ڈاؤن کا فیصلہ کرلیا ہے اس ضمن میں نادہندہ ہوٹلز اور شادی ہالز کی فہرستیں مرتب کرلی ہیں جنہیں انکم ٹیکس آرڈیننس 2002 کے سیکشن 114(4) کے تحت نوٹسز بھی جاری کئے جارہے ہیں ذرائع نے بتایا کہ رواں مالی سال کا ہدف یقینی بنانے کیلئے مختلف ریکوری ٹیمیں تشکیل دیدی گئی ہیں جو نادہندہ شادی ہالوں اور ہوٹلز سے ٹیکس وصول کرینگی ایف بی آر حکام کا کہنا ہے کہ رواں مالی سال کا ہدف یقینی بنانے کیلئے وسائل بروئے کار لائے جائینگے اس ضمن میں نادہندہ ہوٹلز و شادی ہالوں کا ریکارڈ بھی چیک کیا جائے گا دوسری جانب ذرائع نے انکشاف کیا کہ اکثر شادی ہالز ہوٹلز کی جانب سے کسٹمرز سے ود ہولڈنگ ٹیکس کی کٹوتی کرلی جاتی ہے تاہم یہ رقم قومی خزانہ میں جمع نہیں کروائی جاتی۔

بلوچستان میں ڈیڑھ سے 2لاکھ کابلی گاڑیاں، پروفائلنگ کا کام شروع

دہشتگردی میں ملوث ہونے کے امکانات ہوتے ہیں، 8اضلاع میں ٹیکس عائد کرنے کا فیصلہ نہیں ہوا

کوئٹہ (این این آئی) محکمہ ایکسائز نے بلوچستان میں نان کسٹم پیڈ گاڑیوں کے خلاف مہم تیز کردی اب تک 15ہزار کابلی گاڑیوں کی پروفائلنگ مکمل کرلی گئی، محکمہ ایکسائز کے حکام کا کہنا ہے کہ صوبے میں ڈیڑھ سے 2لاکھ کابلی گاڑیاں ہیں جن کو پکڑنے کے بجائے ان کی پروفائلنگ کا کام شروع کیا گیا ہے۔ سیکرٹری ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سید ظفر علی بخاری نے بتایا کہ بلوچستان میں پچھلے ایک ماہ سے نان کسٹم پیڈ گاڑیوں کے خلاف مہم جاری ہے جس کے تحت نان کسٹم پیڈ گاڑیوں کی پروفائلنگ کی جارہی ہے، سیکرٹری ایکسائز نے بتایا کہ صوبے میں ڈیڑھ سے 2لاکھ کابلی گاڑیاں ہیں جن کو پکڑنے کے بجائے ان کی پروفائلنگ کا کام شروع کیا گیا ہے، کیونکہ محکمہ کے پاس ان گاڑیوں کو پکڑ کر محفوظ رکھنے کی گنجائش نہیں ہے۔ سیکرٹری ایکسائز نے بتایا کہ نان کسٹم پیڈ گاڑیوں کے دہشت گردی اور حادثے میں ملوث ہونے کے امکانات ہوتے ہیں اس لئے ان گاڑیوں کی پروفائلنگ کی جارہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ لورالائی، چاغی، ڈیرہ بگٹی اور کوہلو سمیت 8اضلاع ایسے ہیں جو قبائلی علاقے کہلاتے ہیں یہاں اب تک نان کسٹم پیڈ گاڑیوں پر ٹیکس عائد کرنے کا فیصلہ نہیں ہوا ہے۔

پاک ایران تجارتی حجم 10ارب ڈالر تک پہنچا ئینگے، حسن درویش

کوئٹہ میں ہونیوالی جوائنٹ بارڈر میٹنگ کے مثبت نتائج برآمد ہونگے، ایرانی قونصل جنرل کی گفتگو

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) کوئٹہ میں متعین ایران کے قونصل جنرل حسن درویش وند نے کہا ہے کہ باہمی تعاون کے نتیجے میں پاک ایران دوطرفہ تجارتی حجم 10ارب ڈالر کے ہدف کا حصول ممکن بنائیں گے۔ دوطرفہ تجارت کے فروغ میں چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کوئٹہ بلوچستان کا کردار کلیدی رہا، چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کوئٹہ بلوچستان کے نومنتخب عہدیداروں کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے امید رکھتے ہیں کہ وہ دوطرفہ تجارت کے فروغ کے لئے اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ایوان صنعت وتجارت کوئٹہ بلوچستان کے دورے کے موقع پر چیمبر کے عہدیداروں اور ارکان سے اظہار خیال کرتے ہوئے کیا۔ اس سے قبل چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کوئٹہ بلوچستان کے صدر محمد ایوب مریانی، سینئر نائب صدر حاجی اختر کاکڑ، نائب صدر انجینئر میر ولس کاکڑ و دیگر نے حسن درویش وند اور ان کے وفد میں شامل حکام کا شکریہ ادا کیا اور پاک ایران دوطرفہ تجارت کی راہ میں حائل رکاوٹوں اور مشکلات سے آگاہ کیا اور اس سلسلے میں مختلف تجاویز بھی پیش کیں۔ حسن درویش وند نے ایوب مریانی، اختر کاکڑ میر ولس کاکڑ کو مبارکباد دیتے ہوئے امید ظاہر کی کہ وہ دوطرفہ تجارت کے فروغ کے لئے ہمیشہ کی طرح کردار ادا کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں خوشی ہے کہ گزشتہ چند برسوں میں پاک ایران دوطرفہ تجارت کے حجم میں نمایاں اضافہ ہوا، اس سلسلے میں ایک آئی فارم کا مسئلہ درپیش ہے جس پر چیمبر کی جانب سے عدالت عالیہ سے حکم امتناع حاصل کیا گیا ہے ہمیں یقین ہے کہ دوطرفہ تجارت کی راہ میں رکاوٹ نہیں آئے گی اور سلسلہ جاری وساری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ وہ دن دور نہیں جب ہم دوطرفہ تجارت کے حجم 10ارب ڈالر کے ہدف کو حاصل کرلیں گے، بارہویں جوائنٹ بارڈر میٹنگ کوئٹہ میں ہونے جاری ہے ہمیں امید ہے کہ یہ گزشتہ اجلاسوں سے زیادہ بہتر اور مثبت نتائج پر منتج ہوگی۔

کوئٹہ ڈویلپمنٹ پیکیج ٹیم کا آپریشن، ریلوے بنگلوں کی چاردیواری گرادی

ریلوے ملازمین کو احتجاج سے روک دیا، اراضی صوبائی حکومت کی لیز مکمل ہونے پر کارروائی کی، کمشنر کوئٹہ

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) کوئٹہ ڈویلپمنٹ پیکیج ٹیم نے سرکاری اراضی پر قائم تجاوزات کے خاتمے کیلئے آپریشن کا آغاز کرتے ہوئے زرغون روڈ پر ریلوے افسران کے بنگلوں کی چار دیواری گرادی، ریلوے ملازمین کا خواتین اور بچوں کے ہمراہ احتجاج، پولیس نے شاہراہ بلاک کرنے سے روک دیا۔ کارسرکار میں مداخلت کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائیگی۔ تفصیلات کے مطابق جمعہ کی صبح کوئٹہ ڈویلپمنٹ پیکیج کی ٹیم نے جی او آر ون اے کے توسیع کیلئے عمرانی چی لے مے ے زرغون روڈ پر ریلوے افسران کے بنگلوں کی چاردیواری گرادی، جس پر ریلوے ملازمین اپنے اہلخانہ کے ہمراہ زرغون روڈ پر نکل آئے اور احتجاجاً زرغون روڈ بند کرنے کی کوشش کی تاہم پولیس نے ملازمین کو شاہراہ بند کرنے نہیں دی۔ ریلوے ملازمین کا موقف ہے کہ انہوں نے عدالت سے اسٹے حاصل کیا ہوا ہے، ہم خواتین اور بچوں سمیت کھلے آسمان میں پڑے ہوئے ہیں، اس سلسلے میں کمشنر کوئٹہ ڈویژن حمزہ شفقات سے رابطہ کرنے پر انہوں نے جنگ کو بتایا کہ صوبائی حکومت نے ریلوے حکام کو لیز پر اراضی فراہم کی تھی اور لیز کی مدت مکمل ہونے کے بعد ریلوے انتظامیہ کو کئی نوٹسز بھی جاری کئے گزشتہ چھ ماہ سے بار بار آگاہ کیا جاتا رہا مگر کوئی توجہ نہیں دی گئی، انہوں نے بتایا کہ عدالتی احکامات ہے کہ تجاوزات ختم کرکے روڈ بنائے جائیں، آج جب ٹیم نے اراضی واگزار کروانے کیلئے آپریشن شروع کیا تو ریلوے حکام کی جانب سے اس میں رخنہ ڈالا جارہا ہے، پراجیکٹ کی مشینری کو قبضے میں لینے اور اہلکاروں کو گرفتار کیا جارہا ہے جو غیر قانونی عمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریلوے وفاقی محکمہ ہے اسے کوئٹہ ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کے کام میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے، ریلوے انتظامیہ کو آپریشن پر تحفظات ہیں تو اس کیلئے عدلیہ سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔ کمشنر کوئٹہ کا مزید کہنا تھا کہ ہم صوبائی حکومت کی اراضی پر کسی کو قبضے کی اجازت نہیں دیں گے اور قانون کے مطابق کارروائی کا سلسلہ جاری رہے گا جبکہ کارسرکار میں مداخلت کرنے والوں کے خلاف

صوبائی وزیر بخت محمد کاکڑ کے خلاف انتخابی عذرداری پر فیصلہ محفوظ

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) بلوچستان ہائی کورٹ جسٹس عبداللہ بلوچ پر مشتمل الیکشن ٹریبونل نے حلقہ پی بی 39 کوئٹہ پر جمعیت کے سید عبدالواحد آغا کی جانب سے صوبائی وزیر بخت محمد کاکڑ کے خلاف دائر انتخابی عذرداری پر فیصلہ محفوظ کرلیا۔ الیکشن ٹریبونل نے حلقہ پی بی 39 کوئٹہ پر جمعیت کے سید عبدالواحد آغا کی جانب سے صوبائی وزیر بخت محمد کاکڑ کے خلاف دائر انتخابی عذرداری کی سماعت کی۔ سماعت کے دوران فریقین کے وکلاء نے بحث مکمل کرلی۔ جس کے بعد الیکشن ٹریبونل نے انتخابی عذرداری پر فیصلہ محفوظ کرلیا۔

CamScanner

بارڈر مارکیٹس کو اسٹیشن میں تبدیل کیا جا رہا ہے

چیف کلکٹر کسٹمز بلوچستان

امپورٹ، ایکسپورٹ کرنیوالوں کی انفرادی و اجتماعی شکایات کے فوری ازالہ کی ہر ممکن کوشش کرینگے، یعقوب ماکو

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) چیف کلکٹر کسٹمز بلوچستان یعقوب ماکو نے کہا ہے کہ پہلے سے ڈکلیئرڈ بزنس کیٹس کی بندش و بحالی سے متعلق محرکات جاننے کیلئے کسٹمز افسران کو چیمبر ارکان کے ہمراہ بھیجا جائیگا، بلوچستان میں کسٹم ڈیوٹی پیڈ گاڑیوں کو دوسرے صوبوں میں سی آئی اے ماڈیول کے تحت کلیئر کیا جائے گا۔ باڈر مارکیٹس کو بارڈر اسٹیشنز میں تبدیل کیا جا رہا ہے، امپورٹ اور ایکسپورٹ سے تعلق رکھنے والے افراد کی انفرادی اور اجتماعی شکایات کے ازالے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعرات کو ایوان صنعت وتجارت کوئٹہ بلوچستان کے عہدیداروں وارکان کیساتھ اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے صدر محمد ایوب مریانی، سنیئر نائب صدر حاجی اختر کاکڑ اور نائب صدر انجینئر میر وائس خان کاکڑ ودیگر بھی موجود تھے جنہوں نے چیف کلکٹر کسٹمز یعقوب ماکو ودیگر کو بلوچستان میں کسٹم ڈیوٹی پیڈ گاڑیوں کو دوسرے صوبوں میں روکے جانے، ایکسپورٹ پالیسی آرڈر 2020 کے پیرا۔7 کے سب پیرا5 میں کسٹم اسٹیشن بادینی کو شامل کرنے، لینڈ روٹس پر آل اوریجن اشیاء پر 30 فیصد ٹیکس ویلیو ایشن میں رعایت، ڈرائی فروٹس ٹرانسپورٹروں کے گوداموں پر چھاپے، درآمد شدہ اشیاء کی بار بار چانچ پڑتال، بنگجور کو ہک سے اسکریپ کی لوڈنگ شروع کرنے و دیگر بارے درپیش مشکلات سے آگاہ کیا اور اس بابت مختلف تجاویز پیش کیں۔ اس موقع پر چیف کلکٹر کسٹمز بلوچستان یعقوب ماکو نے کہا کہ یہ تاثر درست نہیں کہ بلوچستان سے صرف اسمگلنگ ہی ہوتی ہے اب تک یہاں 252 ارب روپے کا امپورٹ اور 56 ارب روپے کا ایکسپورٹ ہوا ہے انہوں نے تاجروں کو درپیش مشکلات و مسائل حل کرنے کی یقین دہانی کرائی۔ آخر میں چیف کلکٹر کسٹمز کو چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کوئٹہ بلوچستان کی جانب سے یادگاری شیلڈ پیش کیا گیا۔

صوبے بھر میں چائلڈ پروٹیکشن کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں

ولی محمد نورزئی

2400 کیسز درج کرکے بچوں کو تحفظ فراہم کیا گیا' حکومت کی کوشش ہے کہ ہر بچہ سکول میں داخل کیا جائے پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر ولی محمد نورزئی نے کہا ہے کہ تمام اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں کوشش ہے کہ کوئٹہ میں چائلڈ پروٹیکشن یونٹ بچوں کے لیے خدمات انجام دے رہا ہے کوشش ہے کہ بلوچستان کے تمام اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن یونٹ قائم ہوں، یہ بات انہوں نے عالمی یوم اطفال دانش، سوشل ویلفیئر اور یونیسف کے زیر اہتمام عالمی یوم اطفال کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ بچوں نے عالمی یوم اطفال کی مناسبت سے تقاریر اور فلسطینی بچوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لیے ٹیبلوز پیش کئے۔ پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر ولی محمد نورزئی نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایسے پروگرامز ہر تین ماہ میں ایک بار ضرور ہونے چاہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب تک کوئٹہ پروٹیکشن یونٹ نے 2400 کیسز درج کرکے بچوں کو تحفظ فراہم کیا ہے، صوبائی حکومت کی اولین ترجیح ہے کہ سب بچے اسکول میں ہوں۔ تقریب سے ڈائریکٹر چائلڈ پروٹیکشن سعیدہ منان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت بچوں کے مسائل سے آگاہ اور ان کی حفاظت کے لیے کام کر رہی ہے۔ ڈی جی سوشل ویلفیئر قربان علی مگسی نے خطاب کرتے ہوئے کہا بچوں کو ان کے بنیادی حقوق دلانے میں ہمارا ادارہ کوشاں ہے۔ ڈی جی بی سی ار اے غفار مگسی نے کہا کہ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ بچوں کے حقوق کا تحفظ کریں کچھ مسائل ہیں جن پر ہم مل کر قابو پا سکتے ہیں۔ ڈپٹی ڈائریکٹر چائلڈ پروٹیکشن ناصر بلوچ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صرف کوئٹہ میں چائیلڈ پروٹیکشن کا یونٹ اور بلڈنگ ہے۔ تقریب سے پروگرام منیجر دانش چائلڈ پروٹیکشن عشرت افتاب اور ڈائریکٹر ہیومن رائٹس اسفندیار بادینی پروگرام کے اختتام پر ایگزیکٹو ڈائریکٹر دانش روبینہ انور نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

MASHRIQ QUETTA

بلوچستان اسمبلی حکام نے 55 نئی گاڑیاں خریدنے کا فیصلہ کرلیا

گاڑیاں خریدنے کیلئے 23 کروڑ روپے سے زائد مالیت کا ٹھیکہ دے دیا گیا' حکام

کوئٹہ (بیورو رپورٹ) بلوچستان اسمبلی حکام نے 55 نئی گاڑیاں خریدنے کا فیصلہ کرلیا، حکام کے مطابق گاڑیاں خریدنے کیلئے 23 کروڑ روپے سے زائد مالیت .... بقیہ 22 صفحہ نمبر 7 پر

کا ٹھیکہ دے دیا گیا، گاڑیاں بلوچستان اسمبلی کے افسروں کو دی جائیں گی، گاڑیوں کی خریداری کی رقم افسروں کی تنخواہوں سے کاٹی جائے گی، گاڑیاں سپلائی کرنے والی کمپنی کو آئندہ سال 25 جنوری تک گاڑیاں فراہم کرنے کی ڈیڈ لائن دیدی گئی۔

بلوچستان حکومت نے 15 روز کیلئے صوبے بھر میں دفعہ 144 نافذ کردی

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان حکومت نے 15 روز کیلئے صوبے بھر میں دفعہ 144 نافذ کردی۔ محکمہ داخلہ بلوچستان نے بلوستان بھر میں 15 روز کیلئے دفعہ 144 نافذ کرتے ہوئے ہتھیاروں کی......... بقیہ 10 صفحہ نمبر 7 پر

نمائش، اجتماعات، دھرنے اور 5 یا 5 سے زائد افراد کے جلوس، ریلیاں نکالنے پر پابندی عائد کردی ہے۔

بلوچستان کے آبی وسائل کی بحالی سے متعلق مشاورتی ورکشاپ

یورپی یونین ورلڈ بینک یونیسیف سمیت سرکاری ونجی اداروں کے نمائندوں کی شرکت

کوئٹہ (خ ن) کوئٹہ واٹر اینڈ سینیٹیشن اتھارٹی اور محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ حکومت بلوچستان کے اشتراک سے بلوچستان کے آبی وسائل کی بحالی کے موضوع پر ایک اہم مشاورتی ورکشاپ آج سکندر جمالی آڈیٹوریم میں منعقد ہوئی۔ ورکشاپ کا مقصد ضلع کوئٹہ (کوئٹہ سب بیسن) میں زیر زمین پانی کے مسائل، ان کی بحالی اور جامع آبی وسائل کے (باقی صفحہ 5 نمبر 40)

انتظام کے حوالے سے اسٹریٹجک حکمت عملی تیار کرنا تھا۔ ورکشاپ میں یورپی یونین، ورلڈ بینک، یونیسف سمیت مختلف سرکاری اور نجی اداروں کے 36 سے زائد نمائندوں نے شرکت کی، جن میں محکمہ آبپاشی، زراعت، جنگلات، پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ، کوئٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی، بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی، بلدیہ عظمیٰ کوئٹہ، یونیورسٹی آف بلوچستان، بیوٹمز، یو ای ٹی پشاور اور سول سوسائٹی کے نمائندے شامل تھے۔ ورکشاپ میں شرکاء کو زیر زمین پانی کی موجودہ صورتحال، اس کے کم ہوتے ذخائر، اور ان مسائل کے حل کے لیے تکنیکی آپشنز پر تفصیلی بریفنگ دی گئی۔

Century Express Quetta

نادرا کو دور دراز علاقوں میں رجسٹریشن وین تعینات کرنیکی ہدایت

تعیناتی سے عوام کو شناختی کارڈ، ب فارم کے حصول میں آسانی ہوگی، ڈاکٹر سمیع کاکڑ

کوئٹہ (پ ر) بلوچستان ہیلتھ کارڈ پروگرام کے چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈاکٹر سمیع اللہ کاکڑ نے کہا ہے کہ نادرا کو صوبے کے دور دراز علاقوں میں موبائل رجسٹریشن وین تعینات کرنے کی ہدایت کی گئی ہے تا کہ شناختی کارڈ، نکاح نامہ اور بی فارم کے اجراء میں آسانی ہو، جن مریضوں کو ٹیومر کے علاج کی ضرورت ہوتی ہے انہیں سینار اور بی ایم سی ہسپتال میں سہولت فراہم کی جائے گی۔ یہ بات انہوں نے بلوچستان ہیلتھ کارڈ پروگرام کی رابطہ کمیٹی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ اجلاس میں نادرا اور اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان کے افسران نے بھی شرکت کی اجلاس میں متعدد فیصلے کئے گئے جس میں کراچی میں ایک کواٹرنری کیئر ہسپتال کو پینل میں شامل کیا جائے گا تا کہ ان مریضوں کے لیے جن کا علاج بلوچستان کے اندر ممکن نہیں ہے ان کے لیے سپر اسپشلائزڈ صحت کی دیکھ بھال کی خدمات فراہم کی جائے گی، پینل ہسپتالوں میں استقبالیہ ڈیسکوں پر تعینات ہیلتھ فیسیلٹی آفیسرز (HFOs) مخصوص یونیفارم پہنیں گے اور ہیلتھ کارڈ پروگرام کے تحت ہسپتالوں میں آنے والے مریضوں کو خصوصی دیکھ بھال اور مدد فراہم کریں گے، صحت کی سہولیات ہر استقبالیہ ڈیسک نمایاں طور پر آویزاں کی جائیں گی اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ وہ آسانی سے دکھائی دینے اور قابل رسائی ہیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB QUETTA

Bullet No. 2

Dated: 24 NOV 2024

Page No. 6

وفاق دیگر صوبوں سے زیادہ پیسہ بلوچستان میں لگا تا آرہا ہے، ترجمان فوج

بلوچستان رقبے کے لحاظ سے بڑا صوبہ ہے، آبادی کم لیکن وسائل زیادہ چاہئیں، جب پاکستان بنا تو صوبے میں صرف 375 کلومیٹر روڈ تھی

ہمارے وسائل میں بلوچستان کو خصوصی فوقیت حاصل ہے 2023-24 میں بلوچستان کو این ایف سی ایوارڈ کے حصے کے 481 ارب روپے دیئے گئے

کوئٹہ (یو این اے) پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کے ڈائریکٹر جنرل لیفٹیننٹ جنرل چوہدری احمد شریف نے کہا ہے کہ وفاق نے 2023-24 میں این ایف سی ایوارڈ اور مختلف مد میں بلوچستان کو 657 ارب روپے دیئے ہیں بلوچستان رقبے کے لحاظ سے بڑا صوبہ ہے اور آبادی کم ہے وسائل زیادہ چاہیے وفاق نے بقیہ نمبر 53 صفحہ 5 پر

دیگر صوبوں سے زیادہ پیسہ بلوچستان میں لگاتا آرہا ہے جب پاکستان بنا تو بلوچستان کے اندر صرف 375 کلو میٹر روڈ تھی آج بلوچستان میں 45640 کلومیٹر روڈ ز ہیں ان خیالات کا اظہار انہوں نے یونیورسٹی آف بلوچستان کے طلبا کے ساتھ کوئٹہ میں خصوصی نشست سے لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چودھری نے کہا ہے کہ بلوچستان رقبے کے لحاظ سے بڑا صوبہ ہے اور آبادی کم ہے وسائل زیادہ چاہیے جو ہمارے وسائل ہے اس میں بلوچستان کو خصوصی فوقیت حاصل ہے وفاق نے دیگر صوبوں سے زیادہ پیسہ بلوچستان میں لگاتا آرہا ہے بلوچستان کا این ایف سی ایوارڈ کا حصہ 2023-24 میں 481 ارب روپے بلوچستان کو دیئے ہیں بلوچستان سے ٹوٹل ٹیکس کی مد 2023-24 میں 33 ارب روپے دیئے اور 2023-24 میں وفاق نے مزید 96 ارب روپے بلوچستان کو دیئے ہیں بلوچستان کو رئیلٹی کی مد میں 29 ارب روپے ملی ہے فارن فنڈڈ پروجیکٹ کے تحت 18 ارب روپے دیئے ہیں انہوں نے کہا کہ آپ کو پتا ہے جب پاکستان بنا تھا تو بلوچستان میں 114 سکولز تھے آج بلوچستان میں 12 یونیورسٹیز ہے پانچ میڈیکل کالجز ہیں 145 وبار کالجز ہیں 13 کیڈٹ کالجز 15 ہزار 96 سکولز ہیں اور 321 ٹیکنکل انسٹیویٹ ہیں یہ ہے جو سٹارٹ ہوا تھا 114 سکولوں سے بلوچستان کا سفر شروع ہوا تھا بلوچستان میں پورے پاکستان نے مل کر پیسہ لگایا ہے جب پاکستان 14 اگست 1947 میں بنا اس وقت بلوچستان میں تین ہسپتال اور چھ ڈسپنسریاں تھی آج 13 میجر ہسپتال 33 ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال ہیں 45 بیسک ہیلتھ یونٹس ہے 541 ڈسپنسری ہیں 456 بیسک ہیلتھ یونٹ ہیں 4 کارڈیک سینٹر ہیں 8 ٹی بی سینٹرز ہیں 24 ڈائیلاسز سینٹرز ہیں یہ ہے بلوچستان کا سفر جب پاکستان بنا تو بلوچستان کے اندر صرف 375 کلو میٹر روڈ تھی آج بلوچستان میں 45640 کلومیٹر روڈ ز ہیں۔

AZADI QUETTA

سیکورٹی خدشات کے پیش نظر ایرانی سرحد پر تعینات اہلکاروں کو چوکس رہنے کی ہدایت

اہلکار کسی بھی غیر معمولی صورتحال میں فوری اور موثر ردعمل کے لیے قریبی چیک پوسٹوں اور ہیڈ کوارٹرز سے رابطے کریں، ڈی آئی جی

موجودہ سیکورٹی صورتحال کے پیش نظر اہلکاروں کو تمام ضروری وسائل فراہم کیے جائیں گے، ڈی آئی جی کا چیک پوسٹوں کے دورہ کے موقع پر گفتگو

گوادر (یو این اے) ایرانی بارڈر پر تعینات اہلکار ہروقت چوکس رہیں، سیکورٹی خدشات کے پیش نظر ڈی آئی جی کوسٹل ہائی وے پولیس این 10- بلوچستان، برکت حسین کھوسہ کا ایرانی بارڈر اور گوادر سے گبد چیک پوسٹوں کا دورہ، اہلکاروں سے ملاقات کی تفصیلات کے (بقیہ نمبر 36 صفحہ نمبر 2 پر)

مطابق سیکورٹی خدشات کے پیش نظر کوسٹل ہائی وے پولیس این 10- کے ڈی آئی جی برکت حسین کھوسہ نے حالیہ خطرات اور سیکورٹی خدشات کے پیش نظر پاک-ایران سرحد) گبد (تک قائم مختلف چیک پوسٹوں کا دورہ کیا۔ اس دوران ایس پی زون 01، محمد اسلم بنگلزئی اور ایس پی زون 02، حفیظ امیر بلوچ بھی انکے ساتھ تھے۔ اس اہم دورے کا مقصد چیک پوسٹوں پر سیکورٹی انتظامات کا تفصیلی جائزہ لینا اور وہاں تعینات اہلکاروں کی کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے لیے رہنمائی فراہم کرنا تھا۔ ڈی آئی جی برکت حسین کھوسہ نے اپنے دورے کے دوران چیک پوسٹوں پر موجود عملے سے ملاقات کی اور ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان کی انتھک محنت اور خدمات کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ مشکل حالات کے باوجود ہمارے اہلکار عوام کے جان و مال کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے چاک و چوبند ہیں، جو کہ قابل تحسین ہے۔ ڈی آئی جی نے اہلکاروں کو ہدایات جاری کیں کہ وہ ہر وقت چوکس رہیں اور سیکورٹی پروٹوکول پر سختی سے عمل کریں۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی غیر معمولی صورتحال میں فوری اور موثر ردعمل کے لیے نزدیکی چیک پوسٹوں اور ہیڈ کوارٹرز کے ساتھ فوری رابطے کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے چیکنگ کے عمل کو مزید بہتر اور تیز کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا تاکہ خطرات کو بروقت ناکام بنایا جا سکے۔ ڈی آئی جی برکت حسین کھوسہ نے اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ موجودہ سیکورٹی صورتحال کے پیش نظر اہلکاروں کو تمام ضروری وسائل فراہم کیے جائیں گے تاکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے نبھا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اور متعلقہ ادارے کوسٹل ہائی وے کی حفاظت کے لیے ہر ممکن اقدامات اٹھا رہے ہیں۔ ڈی آئی جی نے کہا کہ کوسٹل ہائی وے پر عوام کو تحفظ اور سہولت فراہم کرنا ہماری اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ کوسٹل ہائی وے پولیس کے جوان اپنے فرائض کی انجام دہی میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کریں گے اور ہمیشہ چوکس رہیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ حالات میں عوام کی حفاظت کے لیے کوسٹل ہائی وے پولیس کا کردار نہایت اہم ہے، اور ہماری پوری کوشش ہے کہ عوام کا ہماری فورس پر اعتماد برقرار رہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 3

Dated: 24 NOV 2024

Page No. 5

پشتونوں کی محکومی اور قومی صوبے سے محرومی سیاسی غلطیوں کا نتیجہ ہے، پشتونخوامیپ

خان شہید نے جو راہ دکھائی اسی راہ میں پشتونوں کی نجات شامل تھی، عبدالقہار خان ودان ودیگر

کوئٹہ (پ ر) پشتونوں کی محکومی اور قومی صوبے سے محرومی سیاسی غلطیوں کا نتیجہ ہے جس کا خمیازہ آج بھی پشتون قومی بھگت رہی ہے، خان شہید نے جو راہ دکھائی اسی راہ میں پشتونوں کی نجات شامل تھی، بدقسمتی سے خان شہید کے ویژن اور جدوجہد سے اختلاف کرنیوالوں نے پشتونوں کو تاریکیوں کی جانب دھکیل دیا، خان شہید کی ورور پشتون پارٹی جس کا مقصد پاکستان کے اندر پشتونوں کی ایک ایسی خودمختار وحدت کا قیام تھا جو ایک ساتھ متصل پشتون آبادی والے خطوں پر مشتمل ہو اور اس کے قیام کیلئے عدم تشدد اور آئینی ذرائع کا استعمال ہو، پشتونخوا ملی عوامی پارٹی آج بھی اس مطالبے پر قائم ہے، آج ضلع کوئٹہ تحصیل سٹی سے مربوط ورو پشتون علاقائی یونٹ کے اجلاس میں کارکنوں کو اس عزم کا اعادہ کرنا ہوگا کہ خان شہید عبدالصمد خان اچکزئی کے مشن کی تکمیل کے لیے کارکنوں نے پارٹی کے چیئرمین محمود خان اچکزئی کی قیادت میں سیاسی، جمہوری جدوجہد کے دوران ہمہ وقت ہر قسم کے حالات کے لیے تیار رہنا ہوگا، 2 دسمبر کو خان شہید کی برسی کے جلسہ عام میں عوام سے شرکت کی اپیل کرتے ہیں اور کارکنوں کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ گھر گھر جا کر جلسے میں شرکت کے لیے عوام کو دعوت دیں۔ ان خیالات کا اظہار پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کے صوبائی صدر عبدالقہار خان ودان، صوبائی سیکرٹری اطلاعات نصیر ننگیال، صوبائی ڈپٹی سیکرٹری حفیظ ترین، ضلع ایگزیکٹوز جبار ہمدرد، غلام اولس یار، علاقائی سیکرٹری الفت خان نے 2 دسمبر کے جلسہ عام کی تیاری کے سلسلے میں منعقدہ اجلاس سے خطاب کیا۔ اس کے علاوہ سٹی تحصیل کے مختلف علاقائی، ابتدائی یونٹوں کے اجلاس منعقد ہوئے جس سے تحصیل سیکرٹری منان نصرت، سینئر معاون سیکرٹری شکور افغان، تحصیل ایگزیکٹوز اور مختلف علاقائی یونٹوں کے سیکرٹریز وسینئر معاونین نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے کبھی بھی اپنے قوم اور عوام کے سر پر کوئی سودابازی، سمجھوتہ نہیں کی بلکہ پشتونوں کے ملی تشخص، قومی وحدت (صوبہ) کے لیے قیام، قومی وسائل پر واک واختیار اور حقوق کے حصول کے لیے اپنی سیاسی جمہوری جدوجہد کو جاری رکھتے ہوئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج ملک اور اس صوبے پر فارم 47 کے نام نہاد نمائندوں کی حکومت مسلط ہے جس میں ہر شعبہ مفلوج بنا کر عوام کو مسائل ومشکلات سے دوچار کیا گیا ہے۔ عوام اس وقت پینے کے صاف پانی، بجلی، گیس، روزگار سے محروم ہیں۔ کوئٹہ شہر میں بجلی کی غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ جاری ہے، گیس کی پریشر کی کمی اور بندش کے باعث سردی میں صارفین مشکلات سے دوچار ہیں، پینے کا صاف پانی میسر نہیں لوگ ٹینکرز کے ذریعے اپنی ضرورت پوری کرنے پر مجبور ہیں جبکہ سب سے اہم مسئلہ امن وامان کا ہے۔ پشتونخوا وطن اور اس کے عوام امن، انسانیت سے محبت کرنیوالے لوگ ہیں اور وہ دہشتگردی کی مخالفت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فوری طور پر حکومت مستعفی ہو اور ملک میں ازسرنو صاف شفاف غیر جانبدارانہ انتخابات کا انعقاد یقینی بنایا جائے اور 8 فروری جیسے تجربے کرنے سے گریز کیا جائے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ کے خلاف سازش کی جارہی ہے، نیشنل پارٹی

فارم ہاؤس میں دھماکہ خیز مواد نصب کرنے جیسے اقدامات سے خوفزدہ نہیں ہونگے، چنگیز حئی بلوچ

کوئٹہ (پ ر) نیشنل پارٹی کے صوبائی جنرل سیکریٹری چنگیز حئی بلوچ نے نیشنل پارٹی کے قائد ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ کے فارم ہاؤس تربت میں دھماکہ خیز مواد نصب کرنے کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسی حرکتیں بلوچستان میں مزید آگ پر پیٹرول ڈالنے کے مترادف ہیں۔ ایک بیان میں انہوں نے کہا ہے کہ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ بلوچستان سمیت پاکستان کا وہ سیاسی چہرہ و رہنماء ہیں جنہوں نے طویل پرامن سیاسی جہدوجہد کرتے ہوئے بلوچستان سمیت پاکستان کے عوام کو عدم تشدد اور شعوری سیاست کا راستہ دیا زندگی بھر جمہوری روایات کی پاسداری کی اور جمہوری اداروں کی اہمیت اور ان کی بقا کی خاطر ہمیشہ عوام کہ ساتھ مل کر غیر جمہوری قوتوں کے خلاف برسرپیکار رہے بلکہ اپنے سخت ترین سیاسی مخالفین کو بھی خندہ پیشانی سے برداشت کرتے ہوئے اپنے خلاف ہونے والے ہر غیر جمہوری عمل اور مخالفت کا ایک زیرک سیاستدان کی حیثیت سے بلوچستان کے وسیع تر مفاد میں ہمیشہ مثبت ردعمل کے ساتھ جواب دیا، اگر آج ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جیسے قومی رہنما کے خلاف کوئی سازش یا کھیل کھیلا جارہا ہے تو یہ کھیل بلوچستان کی عوام کے لئے کسی المیہ سے کم نہیں، جس انسان نے اپنی پوری زندگی لگا دی کہ بلوچ قوم سیاسی وسماجی میدان میں بلند مقام حاصل کرے جس نے زورآور ریاست کے آگے ہمیشہ بلوچستان کے وسائل پر اپنی سیاسی جہدوجہد سے پہرہ دیا کہ یہ میری قوم کی ملکیت ہے، بلاتفریق رنگ ونسل عوام کی خدمت کی اگر اس کا صلہ یہ ہے کہ اس شخص کے فارم ہاؤس میں آئی ای ڈی بچھا کر اسے یا نیشنل پارٹی کو کوئی خوف زدہ کرنے کی کوشش میں ہے تو یہ اس کی خام خیالی ہے۔

ادب اور سیاست ایک دوسرے کیلئے لازم وملزوم ہیں، اصغر اچکزئی

خان زمان کاکڑ اعلیٰ پائے کے شاعروادیب، ان کی کاوشیں قابل ستائش ہیں، تقریب سے خطاب

کوئٹہ (سٹاف رپورٹر) عوامی نیشنل پارٹی کے صوبائی صدر اصغر خان اچکزئی نے کہا ہے کہ ادب اور سیاست ایک دوسرے کیلئے لازم اور ملزوم ہیں۔ قومی تحریکوں میں ادیب لیکوال شاعر کا کردار ہمیشہ امر رہا ہے پشتون قومی تحریک میں ادیبوں اور شعرا کو کلیدی حیثیت حاصل ہے ماضی بعید میں خوشحال خان خٹک سے لیکر ماضی قریب میں فلسفی غنی خان اجمل خٹک سلیمان لائق درویش درانی رحمت شاہ سائل اور دیگر کی مزاحمتی شاعری پشتون قومی تحریک کو وقتاً فوقتاً نئی توانائی بخشتی چلی آرہی ہے۔ خان زمان کاکڑ اگر ایک طرف کل وقتی سیاسی کارکن ہے تو دوسری جانب وہ ایک اعلی پائے کے شاعرادیب دانشور بھی ہیں۔ خان زمان کاکڑ کا نیا شعری مجموعہ (لوبی پہ پنسل) کتاب پشتو مزاحمتی ادب میں ایک خوشگوار اضافہ ہوگا۔ ان کی سیاسی وادبی کاوشیں قابل ستائش ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے کوئٹہ پریس کلب میں پشتو زبان کے نوجوان شاعرادیب لیکوال خان زمان کاکڑ کے شعری مجموعے "لوبی پہ پنسل" کی تقریب رونمائی سے خطاب میں کیا۔ تقریب سے پشتو زبان کے شعرا ادیب محققین ڈاکٹر برکت شاہ کاکڑ، ڈاکٹر لیاقت تابان، پروفیسر محمود ایاز، اے این پی کے مرکزی ایڈیشنل سیکرٹری جنرل عبیداللہ عابد ودیگر نے اپنے مقالے آرا اور خیالات پیش کئے۔ مقررین نے کہا کہ خان زمان کاکڑ بیک وقت کئی صفات اور خوبیوں کے مالک ہیں۔ ایک طرف اگر وہ کل وقتی سیاسی کارکن ہے تو دوسری جانب وہ اعلی پایہ کے ادیب شاعر بھی ہیں "لوبی پہ پنسل" ان کا شعری مجموعہ پشتو مزاحمتی ادب میں ایک نئے باب کا اضافہ ہے جس طرح ستر کی دہائی میں اجمل خٹک کا شعری مجموعہ "د غیرت چغہ" پشتون نوجوانوں کو پشتون قومی تحریک کی طرف راغب کر گیا ہم امید کرتے ہیں کہ خان زمان کاکڑ کا شعری مجموعہ آج کے نوجوانوں کو قومی تحریک پشتون افغان وطن کے جغرافیہ ان کے گردکشت وخون وسائل آبادی تاریخ سے واقفیت دلانے میں معاون ومددگار ثابت ہوگا۔ انہوں نے خان زمان کاکڑ کی اس کاوش کو قابل داد قرار دیتے ہوئے اسے پشتو مزاحمتی ادب کے لئے ایک خوشگوار اضافہ قرار دیا اس موقع پر مہمانوں نے تقریب کے شرکاء میں خان زمان کاکڑ کا شعری مجموعہ "لوبی پہ پنسل" تقسیم کیا گیا۔

کوئٹہ: بچے کی عدم بازیابی کیخلاف دھرنا جاری، کل پہیہ جام ہوگا

سیاسی ومذہبی جماعتوں، ٹریڈ یونین سمیت مختلف مکاتب فکر کے افراد کا لواحقین سے اظہار یکجہتی

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) کوئٹہ سے اغواء ہونے والے بچے محمد مصور کاکڑ کی عدم بازیابی کیخلاف نویں روز بھی بچے کے لواحقین، سیاسی جماعتوں تاجر تنظیموں کا بلوچستان اسمبلی کے سامنے اتحاد چوک پر غیر معینہ مدت تک کیلئے دیا گیا دھرنا جاری رہا، کل بلوچستان بھر میں پہیہ جام ہڑتال ہوگی، مختلف سیاسی و مذہبی جماعتوں، ٹریڈ یونین سمیت مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے افراد نے دھرنے میں شریک ہوکر لواحقین سے یکجہتی کا اظہار کیا، دھرنا منتظمین نے بتایا ہے کہ مصور خان کاکڑ کی عدم بازیابی کیخلاف کل پیر 25 نومبر کو کوئٹہ کراچی شاہراہ، کوئٹہ بی جیکب آباد شاہراہ، کوئٹہ چمن شاہراہ، کوئٹہ ژوب شاہراہ اور دیگر بین الاقوامی، بین الصوبائی شاہراہوں پر پہیہ جام کیا جائے گا۔

MASHRIQ QUETTA

بی این پی کے سربراہ سردار اختر جان مینگل پاکستان پہنچ گئے

اسلام آباد میں درج ایف آئی آر پر قبل ازوقت گرفتاری اپنی ضمانت کرائیں گے

خضدار (یو این اے) بلوچستان نیشنل پارٹی کے سربراہ سردار اختر...... بقیہ 36 صفحہ نمبر 7 پر

جان مینگل گزشتہ روز پاکستان پہنچ گئے سردار اختر جان اپنی پھوپھی کی کراچی میں تعزیت لیں گے اور اسلام آباد میں درج ایف آئی آر پر قبل ازوقت گرفتاری اپنی ضمانت کرائیں گے۔

CamScanner

کراچی سے کالعدم بی ایل اے کے 7 کارندے گرفتار، اسلحہ برآمد

کراچی (این این آئی) پولیس اور رینجرز نے پرانا گولیمار سے کالعدم تنظیم بی ایل اے کے 7 کارندوں کو گرفتار کرلیا۔ گرفتار ملزمان کے قبضے سے 8 عدد نائن ایم ایم پسٹل، 550 عدد مختلف اقسام کا ایمونیشن، 16 عدد موبائل فونز، 2700 گرام تنزانیہ، 1280 گرام آئس، 4 عدد وائی فائی ڈیوائسز، ایک عدد موٹر سائیکل اور نقدی بھی برآمد کر لی گئی۔ دوران تفتیش ملزمان نے اعتراف کیا کہ وہ کالعدم تنظیم بی ایل اے کی مالی معاونت کے ساتھ ساتھ ٹارگٹ کلنگ، منشیات فروشی، ڈکیتیوں اور اسٹریٹ کرائم کی متعدد وارداتوں میں ملوث رہے ہیں۔ ملزمان کا سابقہ کرمنل ریکارڈ بھی موجود ہے اور پولیس کو مختلف ایف آئی آرز میں مطلوب تھے۔

ڈیرہ اللہ یار: نامعلوم افراد دستی بم پھینک کر فرار

ڈیرہ اللہ یار (نامہ نگار) ڈیرہ اللہ یار میں نامعلوم افراد دستی بم پھینک کر فرار ہو گئے۔ پولیس کے مطابق ڈیرہ اللہ یار میں ایک ویران گلی میں نامعلوم افراد نے دستی بم پھینک دیا اور فرار ہو گئے۔ تاہم خوش قسمتی سے یہ پھٹ نہ سکا۔ پولیس نے بم اسکواڈ کو طلب کر کے اس دستی بم کو ناکارہ بنا دیا۔

MASHRIQ QUETTA

مسلم باغ کے پولیس لاک اپ سے ملزم کی لاش برآمد

کوئٹہ (یو این اے) ضلع قلعہ سیف اللہ کی تحصیل مسلم باغ میں پولیس لاک اپ میں قید ملزم کی لاش برآمد ہوئی ہے، پولیس واقعے کو خودکشی قرار دے رہی ہے جبکہ لواحقین نے تشدد کے باعث موت کا الزام لگا دیا، ورثا نے لاش کے ہمراہ کوئٹہ میں دھرنا دے دیا......... بقیہ 49 صفحہ نمبر 7 پر

مسلم باغ میں خودکشی کرنیوالے ملزم ولی محمد کے لواحقین نے لاش کے ہمراہ کوئٹہ میں احتجاجی دھرنا دے دیا ہے۔ پولیس کا موقف ہے کہ پولیس سیل میں قتل کے ملزم نے خودکشی کی ہے لواحقین کا کہنا ہے کہ پولیس کا الزام سراسر غلط ہے، ولی محمد پر بدترین تشدد کیا گیا ہے، اس کا بازو ٹوٹا اور سر پھٹا ہوا ہے، ملزم نے خودکشی نہیں کی ہے ان کا کہنا ہے کہ پولیس نے جب ولی محمد کو گرفتار کیا تو ہمیں ملنے بھی نہیں دیا گیا

جھل مگسی کے علاقے کبر میں فائرنگ باپ زخمی بیٹا جاں بحق

کوئٹہ (یو این اے) جھل مگسی کے علاقے کبر میں فائرنگ باپ زخمی بیٹا جاں بحق ہو گئے تفصیلات کے مطابق لیویز تھانہ جھل مگسی کی حدود گاں کبر میں پرانی دشمنی کی بنا پر فائرنگ سے باپ فرید احمد مگسی زخمی جبکہ بیٹا شہزاد احمد مگسی موقع پر جاں بحق ہوگیا۔ واقعہ کی .... بقیہ 58 صفحہ نمبر 7 پر

اطلاع ملتے ہی لیویز فورس موقع پر پہنچ کر نعش اور زخمی کو آر ایچ سی ہسپتال جھل مگسی لایا گیا جہاں ضروری کاروائی کے بعد نعش کو ورثا کے حوالے کر دیا گیا جبکہ زخمی کو لاڑکانہ ریفر کر دیا مزید لیویز فورس جھل مگسی تفتیش کر رہی ہے

اوستا محمد میں سیاہ کاری کے الزام میں ایک شخص کو قتل کر دیا، لیویز

اوستا محمد (یو این اے) اوستا محمد میں سیاہ کاری کے الزام میں ایک شخص کو قتل کر دیا لیویز کے مطابق جھل مگسی لیویز ایریا گوٹھ دلاور مگسی میں ملزم پو مگسی نے فائرنگ کر کے شہزاد مگسی کو شدید زخمی کیا جسے لاڑکانہ روانہ کیا گیا جو راستے میں زخموں کی تاب نہ سہتے جاں بحق ہو گیا ذرائع وجہ سیاہ کاری بتائی جاتی ہے

خاران میں ٹھیکیدار کی مشینری پر فائرنگ

خاران (آن لائن) شہر کی مغربی طرف 4 کلومیٹر کے فاصلے پر باب خاران کے قریب مقامی ٹھیکیدار لطیف نوتیزئی کے کریش پلانٹ کو نامعلوم مسلح افراد نے حملے کا نشانہ بنا کر کریش و دیگر مشینریوں پر فائرنگ کی جس سے متعدد مشینری کو جزوی نقصان پہنچا، تاہم حملے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا واضح رہے کہ اس .... بقیہ 62 صفحہ نمبر 7 پر

سے قبل بھی اسی ٹھیکیدار کے متعدد جاری مختلف ترقیاتی کاموں پر اسی طرح کا حملہ ہوا ہے جس سے کئی مشینریوں کو نقصان پہنچایا گیا ہے لطیف نوتیزئی جو کہ ایم پی اے خاران صوبائی وزیر خزانہ و معدنیات میر شعیب نوشیروانی کے قریبی رشتہ دار بھی ہے

Century Express Quetta

صلاح الدین اچکزئی فائرنگ سے جاں بحق

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) توبہ اچکزئی میں فائرنگ سے صلاح الدین اچکزئی جاں بحق، دو افراد زخمی ہو گئے، لیویز کے مطابق توبہ اچکزئی میں فائرنگ سے ایس کے صلاح الدین موقع پر جاں بحق جبکہ دو افراد زخمی ہو گئے لیویز نے نعش اور زخمیوں کو قلعہ عبداللہ ہسپتال منتقل کیا جہاں ضابطہ کی کارروائی کے بعد نعش ورثاء کے حوالے کر دی گئی واقعہ سے متعلق مزید تفتیش لیویز کر رہی ہے۔

Baakhabar Quetta

قلعہ عبداللہ میں سمگلنگ کی غرض سے چھپائی گئی 110 کلو منشیات برآمد

کراچی میں کوریئر آفس میں پارسل سے پشاوری چپل میں چھپائی گئی 250 گرام آئس پکڑی گئی

راولپنڈی (آئی این پی) اے این ایف کی ملک کے مختلف شہروں میں منشیات اسمگلنگ کے خلاف 3 کاروائیوں میں 1 ملزم گرفتار 6 کروڑ سے زائد مالیت کی 114.450 کلوگرام منشیات برآمد کرلی، بلوچستان کے ضلع لع قلعہ عبداللہ میں اسمگلنگ کی غرض سے چھپائی گئی 80 کلو مارفین اور 30 کلو چرس برآمد کی گئی ہے ترجمان کے مطابق کراچی میں کوریئر آفس میں پارسل سے پشاوری چپل میں چھپائی گئی 250 گرام آئس برآمد کی گی

بقیہ نمبر 71 صفحہ 7 پر

ہے، پارسل نیوزی لینڈ کے لئے بک کیا گیا تھا۔ جبکہ جی ٹی روڈ راولپنڈی پر ملزم کے قبضے سے 4.100 کلو چرس برآمد کرتے ہوئے گرفتار ملزم کے خلاف انسداد منشیات ایکٹ کے تحت مقدمات درج کر کے تحقیقات کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ ترجمان اے این ایف کے مطابق منشیات اسمگلنگ کی انٹیلی جنس اطلاع پر کالا شاہ کاکو ٹول پلازہ پر ناکہ بندی کی گئی. موصول شدہ انٹیلی جنس اطلاع پر اے این ایف کے عملے نے مشکوک ٹیوٹا ہائی ایس سنگل کیبن کو روکنے کی کوشش کی. ملزمان نے گاڑی روکنے کی بجائے فرار ہونے کی ناکام کوشش کی. فرار کی کوشش میں ملزمان نے اے این ایف کی ایک گاڑی کو بھی نقصان پہنچایا. اے این ایف عملے نے ملزمان کو کامیابی سے روک کر گرفتار کرلیا. تلاشی لینے پر گاڑی سے 1200 گرام وزنی چرس کے 65 پیکٹ برآمد ہوئے۔ ترجمان کے مطابق مجموعی طور پر گاڑی سے 78 کلوگرام چرس برآمد کی گئی. پکڑی گئی منشیات کی مالیت تقریبا 55 لاکھ روپے بنتی ہے. ملزمان کا تعلق بین آل صوبائی منشیات اسمگلنگ گروہ سے ہے. ملزمان پشاور سے پنجاب کے مختلف اضلاع میں منشیات اسمگل کرتے ہیں. گروہ کے دیگر ارکان کی گرفتاری کے لئے ملزمان سے تفتیش کا عمل جاری ہے. ملزمان کے خلاف انسداد منشیات ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 5

Dated: 24 NOV 2024

Page No. 7

کمسن مصور کاکڑ کی عدم بازیابی کیخلاف دھرنا، شاہراہیں بلاک، عوام پریشان

دھرنا 9 ویں روز میں داخل، شہر میں ٹریفک کا نظام درہم برہم، مریضوں کو انتہائی دقت کا سامنا

حکومت، پولیس اور انتظامیہ کی جانب سے تاحال کوئی مثبت پیشرفت سامنے نہیں آئی جس سے بچے کے اہل خانہ مزید ذہنی کوفت میں مبتلا ہے

عوام سراپا احتجاج اور حکومت ٹس سے مس نہیں ہورہی پورا شہر بدامنی کی لپیٹ میں ہے انجمن تاجران، قبائلی عمائدین، سیاسی جماعتیں

کوئٹہ (اے این این) صوبائی دارالحکومت کوئٹہ سے اسکول وین سے اغوا کیے گئے بچے کی عدم بازیابی پر سیاسی و مذہبی جماعتیں انجمن تاجران، چیمبر آف کامرس اور لواحقین کا احتجاجی دھرنا 9 ویں روز بھی اتحاد چوک پر جاری رہا سڑک بند ہونے کی وجہ سے شہر بھر میں ٹریفک......... بقیہ 33 صفحہ نمبر 7 پر

بقیہ 33 صفحہ نمبر 7 پر

کا نظام درہم برہم، عوام، مریضوں، خواتین اور طلباء و طالبات کو شدید مشکلات کا سامنا، حکومت، پولیس اور انتظامیہ کی جانب سے تاحال کوئی مثبت پیشرفت سامنے نہیں آئی جس سے بچے کے اہل خانہ مزید ذہنی کوفت میں مبتلا ہیں، واضح رہے کہ 9 سال کے طالب علم مصور کاکڑ کو 9 روز قبل پٹیل باغ کے علاقے میں اسکول وین سے اتار کر اغواء کیا گیا تھا جس کے خلاف انجمن تاجران، سیاسی و مذہبی جماعتیں، چیمبر آف کامرس، لواحقین اور مختلف مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والوں نے اتحاد چوک پر دھرنا دے رکھا ہے بچے کی بازیابی سے متعلق تاحال کوئی مثبت اقدامات نظر نہیں آ رہے دھرنے اور روڈ بلاک ہونے سے عوام کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور شہر بھر میں ٹریفک کا نظام درہم برہم ہے گاڑیوں کی لمبی لمبی قطاریں لگ گئیں، دھرنے کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے انجمن تاجران، سیاسی جماعتیں اور قبائلی عمائدین نے کہا کہ صوبائی حکومت اور پولیس امن و امان کی صورت حال کنٹرول کرنے میں ناکام ہو چکی ہے، اگر مصور کاکڑ بازیاب نہیں ہوا تو آئندہ کا لائحہ عمل طے کریں گے، انہوں نے کہا کہ عوام سراپا احتجاج اور حکومت ٹس سے مس نہیں ہو رہی، شہر بدامنی کی لپیٹ میں ہے مگر وزیر اعلیٰ اور پولیس کوئی ایکشن لینے کو تیار نہیں انہوں نے کہا کہ گزشتہ 9 روز سے احتجاج جاری ہے پولیس تاحال بچے کو بازیاب نہیں کرا سکی، انہوں نے کہا کہ دہشت گردی اور اغواء کے واقعات سے تاجر عدم تحفظ کا شکار ہیں، عوام کی جان و مال کا تحفظ اور امن امان قائم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے، حکومت فوری طور پر بچے کو بازیاب اور ملوث ملزمان کو گرفتار کرے۔

مصور کاکڑ کی بازیابی کیلئے پہیہ جام ہڑتال کامیاب کی جائے، اہلخانہ

اظہار یکجہتی کیلئے صوبہ بھر میں 25 نومبر کو پہیہ جام ہڑتال ہوگی، مرکزی انجمن تاجران

کوئٹہ (سٹی رپورٹر) مصور خان کاکڑ کی عدم بازیابی کے خلاف ان کے اہلخانہ اور آل پارٹیز مرکزی انجمن تاجران رجسٹرڈ، چیمبر آف کامرس سمیت دیگر کے ساتھ......... بقیہ 18 صفحہ نمبر 7 پر

بقیہ 18 صفحہ نمبر 7 پر

اظہار یکجہتی کے لئے 25 نومبر کو پہیہ جام ہڑتال کی جائے گی اور بلوچستان بھر میں مکمل ٹرانسپورٹ بند رکھی جائے گی معروف ٹرانسپورٹر حاجی میر دولت خان لہڑی کی جانب سے مصور خان کاکڑ کی بازیابی اور ان کے اہلخانہ کے ساتھ اظہار یکجہتی کیلئے صوبہ بھر میں 25 نومبر کو پہیہ جام ہڑتال کے موقع پر تمام ٹرانسپورٹرز اپنی گاڑیاں بند رکھیں گے تاکہ پہیہ جام ہڑتال کو کامیاب بنا کر مصور خان کاکڑ کی بازیابی کے لئے ان کے اہلخانہ کا ساتھ دیا جاسکے۔

ایک دن میں 2 بچوں سمیت نصف درجن افراد کو کتوں نے کاٹ لیا

سول ہسپتال کوئٹہ میں کتوں کے کاٹنے کا انجکشن ناپید، مریضوں کو مشکلات

کوئٹہ (یو این اے) صوبائی دارالحکومت کوئٹہ شہر کے مختلف علاقوں میں آوارہ کتوں کے کاٹنے سے ایک دن میں 2 بچوں سمیت نصف درجن کے قریب افراد کو کاٹ لیا کوئٹہ شہر میں بالخصوص معصوم بچوں میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا ہے عوامی حلقوں نے مقامی انتظامیہ سے آوارا کتے تلف کرنے کا مطالبہ کیا ہے کتے کے کاٹنے کے باعث سول ہسپتال بقیہ 3 7 صفحہ نمبر 7 پر

بقیہ 3 7 صفحہ نمبر 7 پر

کوئٹہ لایا گیا صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ کے دعوے ادھورے کے ادھورے رہ گئے جہاں پر کتے کے کاٹنے والے انجکشن تک موجود نہیں ہے مریضوں کو جو باہر کے میڈیکل سے خریدنے پڑ رہا ہے

Century Express Quetta

فنڈز جاری ہونے کے باوجود سرکاری ہسپتالوں میں سرنج تک دستیاب نہیں

دور دراز علاقوں سے آنے والے مریض بازار سے ادویات خریدنے پر مجبور، ایمرجنسی میں بھی بینڈج تک نہیں ملتی

لیب سامان، ایکسرے فلمیں اور داخل مریضوں کیلئے ادویات مل گئیں، او پی ڈی کیلئے ادویات بھی جلد آجائیں گی، ایم ایس بی ایم سی

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) کوئٹہ کے سرکاری ہسپتالوں میں ادویات ناپید، ادویات کی خریداری کے لیے فنڈز جاری ہونے کے باوجود بھی ہسپتالوں میں سرنج تک میسر نہیں۔ شہری نجی میڈیکل اسٹورز سے مہنگے داموں ادویات خریدنے پر مجبور ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق صوبائی دارالحکومت میں سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کے بحران نے محکمہ صحت کی ناقص کارکردگی پر سوالات اٹھا دیے شہر کے تمام سرکاری ہسپتالوں، بولان میڈیکل کمپلیکس، شہید بے نظیر ہسپتال، شیخ زید ہسپتال سمیت دیگر سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی قلت کے ساتھ ساتھ مریضوں کے لیے بنیادی سہولیات کا بھی فقدان ہے۔ ہسپتالوں کے وارڈز تو درکنار ایمرجنسی میں عملے کے پاس سرنج اور بینڈیج بھی دستیاب نہیں، جب کہ اندرون شہر سمیت صوبے کے دیگر علاقوں سے ہسپتال آنے والے مریضوں کو ڈاکٹرز ہزاروں روپے کی ادویات لکھ کر دے رہے ہیں جنہیں شہری مجبوراً نجی میڈیکل اسٹور سے خرید رہے ہیں۔ بی ایم سی ہسپتال میں داخل مریضوں کے اہل خانہ نے سینچری ایکسپریس سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ مہنگائی کے اس دور میں ہر شخص اپنے علاج کے لیے سرکاری ہسپتالوں کا رخ کرتا ہے لیکن یہاں حالت زار دیکھ کر ناامید ہو جاتے ہیں۔ ہسپتالوں میں ادویات، سرنج، سمیت کچھ بھی دستیاب نہیں ڈاکٹر پرچی پر مہنگی ادویات لکھ کر دیتے ہیں اس حوالے سے بی ایم سی ہسپتال کے ایم ایس سلطان لہڑی کا کہنا تھا کہ گزشتہ چھ ماہ سے ہمیں ادویات نہ ہونے کا مسئلہ درپیش تھا لیکن جب سے بخت محمد کاکڑ صوبائی وزیر صحت بنے ہیں انہوں نے وزارت سنبھالتے ہی ایک ٹیم بنائی اس ٹیم میں سیکرٹری صحت مجیب الرحمٰن اور ڈائریکٹر جنرل صحت امین اللہ مندوخیل بھی شامل ہیں ٹیم نے گزشتہ سال کے ٹینڈر کو جاری رکھتے ہوئے ہسپتال کے لیے ادویات کی سپلائی کا آرڈر دیا جس کے بعد ہسپتال کی لیبارٹری کا سامان، ایکسرے فلمیں بھی پہنچ چکی ہیں جبکہ ہسپتال میں داخل مریضوں کے لیے ادویات بھی وافر مقدار میں پہنچ گئی ہیں انہوں نے کہا کہ او پی ڈی مریضوں کے لیے ادویات بھی بہت جلد ہسپتال پہنچ جائیں گی۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: AZADI QUETTA

Bullet No. 6 Dated 24 NOV 2024 Page No. 8

کچھی کینال منصوبہ کی بحالی، بلوچستان میں زرعی انقلاب!

کچھی کینال منصوبہ سے بلوچستان میں زرعی انقلاب آئے گا، یہ ایک دیرینہ منصوبہ ہے جس کی تکمیل کیلئے نواز شریف کی گزشتہ حکومت نے سنجیدہ اقدامات اٹھائے تھے جس کا مقصد بلوچستان کے لوگوں کو اس کا معاشی فائدہ پہنچانا تھا۔ بہرحال منصوبہ میں تاخیر ہوئی مگر اب کچھی کینال منصوبہ کی بحالی کے حوالے سے وفاق اور بلوچستان حکومت مشترکہ جدوجہد کررہے ہیں۔ گزشتہ روز کچھی کینال منصوبہ کی بحالی کی تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب سے خطاب میں وزیراعظم محمد شہباز شریف نے کہا کہ کچھی کینال منصوبہ کی بحالی سے بلوچستان کے متاثرہ علاقے کو دوبارہ نئی زندگی ملے گی، وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی کو مبارکباد پیش کرتے ہیں، ان کی ذاتی کاوشوں اور دلچسپی سے یہ منصوبہ بحال ہوا، حکومت پنجاب، وفاقی وزیر احسن اقبال اور واپڈا کی معاونت سے یہ منصوبہ مکمل ہوا۔ انہوں نے کہا کہ اس منصوبہ کی فزیبلٹی سٹڈی کا آغاز 1998 میں نواز شریف کے دور میں ہوا، جنرل مشرف کے دور میں بغیر ٹینڈر کے اس منصوبہ کو ٹھیکیداروں کے حوالے کیا گیا اور بے دردی سے غریب قوم کا پیسہ برباد کیا گیا، 2018 میں نواز شریف کے دور میں اس منصوبہ کی تکمیل ہوئی، اس منصوبہ پر اب تک 100 ارب روپے خرچ ہو چکے ہیں، اس منصوبہ کے اصل محسن نواز شریف ہیں۔ 2022 کے سیلاب میں کچھی کینال کو بے پناہ نقصان پہنچا۔ وزیراعظم میاں شہباز شریف کا کہنا تھا کہ اس منصوبہ کے دوسرے مرحلے کی تکمیل اصل چیلنج ہے، اس کے لیے جہاں سے بھی وسائل لانے پڑے، لاکر اس منصوبہ کو مکمل کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ بلوچستان نے وفاق کے ساتھ مل کر بلوچستان میں ٹیوب ویلوں کو سولرائزیشن پر منتقل کرنے کے منصوبہ کا آغاز کیا ہے، وزراءاعلیٰ پنجاب اور بلوچستان نوجوان اور باصلاحیت ہیں، وہ اپنے صوبوں کے عوام کی تقدیر بدلنے کے لیے کوشاں ہیں۔ تقریب سے وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 2002 میں اس منصوبے کی منظوری ہوئی تاہم یہ منصوبہ مردہ گھوڑا بن گیا تھا، نواز شریف کے اقتدار میں آنے کے بعد اس کی تکمیل ہوئی اور خوشحالی کا دور دیکھا، 2022 میں یہاں سیلاب سے تباہی آئی اور ہمارے علاقوں سے لوگوں نے نقل مکانی کرنی شروع کردی، اب ایک بار پھر ہماری استدعا پر اس خواب کی تکمیل ہوئی ہے، اس پر وفاق اور پنجاب حکومت کے شکرگزار ہیں، انہوں نے کہا کہ اس کینال کا 100 کلومیٹر رہ گیا ہے، یہ شہباز شریف سپیڈ سے جلد مکمل ہوسکتا ہے، بلوچستان کے لوگوں کی یہی خواہش ہے۔ بہرحال کچھی کینال منصوبہ کی تکمیل سے بلوچستان کے کسانوں اور زمینداروں کا ایک بڑا مسئلہ حل ہوجائے گا، پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہوگا۔ بلوچستان میں سولرائزیشن کے فوائد سامنے آرہے ہیں، بلوچستان کے دوردراز کے اضلاع کے بنجر زمین آباد ہورہے ہیں، مقامی زمینداروں اور لوگوں کو معاشی فوائد پہنچ رہے ہیں۔ اب کچھی کینال منصوبے کی تکمیل سے بلوچستان میں زراعت کے شعبے میں بہت بڑی معاشی تبدیلی آئے گی۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: میزان کوئٹہ

Bullet No. 6

Dated: 24 NOV 2024

Page No. 9

سرمایہ کاروں کو فول پروف سیکیورٹی کی فراہمی!

بلوچستان رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا اور قدرتی معدنیات سے مالا مال صوبہ ہے۔لیکن اس میں پرائیویٹ انڈسٹریز اور صنعتیں بالکل نہ ہونے کے برابر ہیں۔جس کے باعث نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد جو بے روزگار ہے کا نوکریوں کا انحصار سرکاری آسامیوں پر ہے جو کم ہونے کی وجہ سے ان سب کو نہیں مل پا رہیں۔ایسے بھی ان کا رجحان پرائیویٹ اداروں میں کام کرنے کا ہوتا ہے لیکن اس شعبے میں کوئی بڑی انڈسٹریز اور صنعتیں نہ ہونے کے برابر ہیں اس طرح پڑھے لکھے نوجوان روزگار کے لیے دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں جو کہ بلاشبہ ایک بہت بڑا لمحہ فکریہ ہے۔

گذشتہ روز وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیرصدارت بلوچستان بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا اجلاس ہوا جس میں بورڈ کو بھرپور طریقے سے فعال کرنے کا فیصلہ اور سرمایہ کاری بورڈ کے سربراہ کی تقرری کی منظوری دی گئی۔اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ سرمایہ کار بلاخوف بلوچستان آئیں ان کو مکمل سیکیورٹی فراہم کرینگے سرمایہ کاروں کو فول پروف سیکیورٹی فراہم کی جائے گی۔بلوچستان میں مزید انڈسٹریل سٹیٹس کے قیام کے لیے نجی سرمایہ کار گہری دلچسپی رکھتے ہیں حکومت گیس ،پانی ،انفراسٹرکچر اور بنیادی سہولیات فراہم کر کے سرمایہ کاری کیلئے سازگار ماحول فراہم کریں گے۔بلوچستان معدنی وسائل کے ساتھ ساتھ ایک طویل ساحلی پٹی بھی رکھتا ہے اور یہ خطہ سرمایہ کاروں کے لیے موزوں ترین خطہ ہے ملکی اور غیرملکی سرمایہ کاروں کو راغب کرنے کے لیے صوبائی حکومت مناسب ماحول فراہم کرے گی اور سرمایہ کاروں کو کارخانے قائم کرنے کیلئے تمام سہولتیں فراہم کریں گے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ بلوچستان میں سرمایہ کاری کرنے اور سرمایہ کاروں کو فول پروف سیکیورٹی کی فراہمی سے متعلق وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کا مذکورہ بیان قابل تعریف ہے۔ان کا یہ بیان اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ وہ صوبے کی ترقی چاہتے ہیں اور ان کا مقصد صوبے میں پرائیویٹ صنعتیں اور انڈسٹریز کا قیام ہے تاکہ اس سے روزگار کے مواقع میسر آسکیں۔ان کا یہ اقدام بلوچستان کے نوجوانوں کے حق میں بہت بہتر ہے اس سے قبل انہوں نے صوبے کے 30 ہزار نوجوانوں کو ہنرمند بنا کر بیرون ملک بھیجنے کا فیصلہ بھی کیا ہے۔جس پر عمل درآمد ہو رہا ہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: QUDRAT QUETTA

Bullet No. 6

Dated 24 NOV 2024

Page No. 10

کچھی کینال منصوبے کے اصل ہیرو نواز شریف ہیں

وزیراعظم محمد شہباز شریف نے کہا ہے کچھی کینال منصوبے کے اصل ہیرو نواز شریف ہیں، مشرف دور میں کچھی کینال منصوبے کا بیڑہ غرق کیا گیا، غریب قوم کا پیسہ برباد ہوا، کچھی کینال کو 2022 کے سیلاب سے بہت نقصان ہوا، کچھی کینال کے دوسرے مرحلے کو بھی مکمل کریں گے، منصوبے کے اگلے مرحلے کو مکمل کرنے کے لیے وسائل فراہم کریں گے، وزیراعلیٰ پنجاب کی محنت کے ثمرات جلد صوبے کے عوام کو ملیں گے، وزیراعلیٰ بلوچستان کی ذاتی کاوشوں سے کچھی کینال کی بحالی کا مرحلہ مکمل ہوا۔ تونسہ شریف میں کچھی کینال منصوبے کی بحالی کے افتتاح کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم شہباز شریف نے کہا کہ سعودی عرب پاکستان کا مربی دوست، بھائی اور برادر ملک ہے جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے، سعودی عرب نے بلاتفریق ہمیشہ پاکستان کے عوام اور حکومتوں کی ہر محاذ پر بھرپور مالی، سفارتی اور عالمی حمایت کی ہے۔ انہوں نے کہا سعودی عرب نے ہر محاذ پر پاکستان کی وہ مدد کی ہے جس کی کوئی مثال نہیں ہے اور بدلے میں کبھی کوئی مطالبہ نہیں کیا، جس طرح ایک بھائی دوسرے بھائی کی مدد کرتا ہے سعودی عرب نے ویسے ہی ہمیشہ پاکستان کی مدد کی ہے۔ بشریٰ بی بی کے سعودی عرب سے متعلق بیان کا حوالہ دیتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ پاکستان کے ساتھ اس سے بڑی دشمنی نہیں ہو سکتی، وہ ملک جس نے کبھی پاکستان سے کوئی مطالبہ نہیں کیا اور ہمیشہ پاکستان کے لیے اپنے دروازے کھولے۔ انہوں نے کہا کہ ڈیرہ غازی خان اور تونسہ شریف کے سب لوگ گواہ ہیں کہ کس بے دردی سے اس غریب قوم کا پیسہ برباد کیا گیا اور الحمدللہ 2018 میں نواز شریف کے دور میں اس منصوبے کو مکمل کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ کچھی کینال منصوبے کی فزیبلٹی کا آغاز وزیراعظم نواز شریف کے دور میں کیا گیا اور جنرل (ر) پرویز مشرف کے دور میں کچھی کینال منصوبے کا بیڑا غرق کیا گیا، بغیر ٹینڈر کے منصوبہ ٹھیکیداروں کے حوالے کیا گیا۔ ڈیرہ غازی خان اور تونسہ شریف کے سب لوگ گواہ ہیں کہ کس بے دردی سے اس غریب قوم کا پیسہ برباد کیا گیا اور الحمدللہ 2018 میں نواز شریف کے دور میں اس منصوبے کو مکمل کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ کچھی کینال منصوبے کی فزیبلٹی کا آغاز وزیراعظم نواز شریف کے دور میں کیا گیا اور جنرل (ر) پرویز مشرف کے دور میں کچھی کینال منصوبے کا بیڑا غرق کیا گیا، بغیر ٹینڈر کے منصوبہ ٹھیکیداروں کے حوالے کیا گیا۔ سعودی عرب پاکستان کا مربی دوست، بھائی اور برادر ملک ہے جس کی جتنی بھی تعریف

کی جائے کم ہے، سعودی عرب نے بلاتفریق ہمیشہ پاکستان کے عوام اور حکومتوں کی ہر محاذ پر بھرپور مالی، سفارتی اور عالمی حمایت کی ہے۔ انہوں نے کہا سعودی عرب نے ہر محاذ پر پاکستان کی وہ مدد کی ہے جس کی کوئی مثال نہیں ہے اور بدلے میں کبھی کوئی مطالبہ نہیں کیا، جس طرح ایک بھائی دوسرے بھائی کی مدد کرتا ہے سعودی عرب نے ویسے ہی ہمیشہ پاکستان کی مدد کی ہے۔ بشریٰ بی بی کے سعودی عرب سے متعلق بیان کا حوالہ دیتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ پاکستان کے ساتھ اس سے بڑی دشمنی نہیں ہو سکتی، وہ ملک جس نے کبھی پاکستان سے کوئی مطالبہ نہیں کیا اور ہمیشہ پاکستان کے لیے اپنے دروازے کھولے۔ انہوں نے کہا کہ کچھی کینال کی بحالی پر بلوچستان اور پنجاب کے وزرائے اعلیٰ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں، وزیراعلیٰ بلوچستان کی ذاتی کاوشوں سے کچھی کینال کی بحالی کا مرحلہ مکمل ہوا، کچھی کینال منصوبے کے اصل محسن نواز شریف ہیں۔ وزیراعظم شہباز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان کے پاس باصلاحیت افرادی قوت اور وسائل کی کمی نہیں، وسائل کے بہتر استعمال اور افرادی قوت کو تعلیم و تربیت کے ذریعے پاکستان کی آئی ٹی برآمدات 25 ارب ڈالر سے بھی تجاوز کر سکتی ہیں۔ وزیراعظم شہباز شریف کی زیر صدارت جمعہ کو آئی ٹی شعبے کی اصلاحات پر جائزہ اجلاس منعقد ہوا۔ وزیراعظم کو ملکی انفارمیشن ٹیکنالوجی برآمدات کو 25 ارب ڈالر تک پہنچانے کے لیے تفصیلی لائحہ عمل پیش کیا گیا۔ وزیراعظم محمد شہباز شریف نے وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی کو ملکی آئی ٹی برآمدات اگلے پانچ سال میں 25 ارب ڈالر تک پہنچانے کا ہدف دیا تھا۔ وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی کی جانب سے وزیراعظم کو شعبے کے مختلف حصوں کی اصلاحات اور مسائل کو دور کرنے کے لیے لائحہ عمل پیش کیا گیا۔ وزیراعظم نے کہا کہ آئی ٹی برآمدات میں اضافے کے لیے پیش کی گئیں اصلاحات کی راہ میں حائل چیلنجز سے نمٹنے کے لیے تمام ادارے مل کر تعاون کریں۔ آئی ٹی شعبے کی اصلاحات پر عمل درآمد کی میں بذات خود نگرانی کروں گا۔ انہوں نے ہدایت کی کہ آئی ٹی شعبے کی اصلاحات کا پیش کردہ لائحہ عمل بہترین ہے، اب اس پر عمل درآمد یقینی بنائیں۔ وزیراعظم نے کہا کہ پاکستانی نوجوانوں کو بین الاقوامی معیار کی تعلیم و تربیت اور ہنر دینے کے لیے ہائر ایجوکیشن کمیشن ایک لائحہ عمل تیار کرے، پاکستانی آئی ٹی ماہرین کی خلیجی ممالک میں طلب موجود ہے، اس حوالے سے بھی تجاویز کو جلد عملی جامہ پہنایا جائے۔ وزیراعظم نے ہدایت کی کہ آئی ٹی برآمدات کو بڑھانے کے حوالے سے واضح اہداف وضع کرنے اور ہر اقدام کے حوالے سے معینہ مدت کے تعین کی ہدایت جبکہ آئی ٹی شعبے کی اصلاحات کے نفاذ اور مختلف اداروں کے ساتھ تعاون کے فروغ کے لیے کمیٹی قائم کی جائے۔ قبل ازیں، اجلاس کو آئی ٹی شعبے کی برآمدات کو 25 ارب ڈالر تک پہنچانے کیلئے ہر شعبے کی استعداد سے آگاہ کیا گیا۔ وزیراعظم کی آئی ٹی شعبے کو ترجیح بنانے کے ویژن کے نتیجے میں گزشتہ چار ماہ میں آئی ٹی شعبے کی برآمدات میں 34 فیصد اضافہ ہوا۔ آئی ٹی برآمدات کو بڑھانے کے حوالے سے واضح اہداف وضع کرنے اور ہر اقدام کے حوالے سے معینہ مدت کے تعین کی ہدایت جبکہ آئی ٹی شعبے کی اصلاحات کے نفاذ اور مختلف اداروں کے ساتھ تعاون کے فروغ کے لیے کمیٹی قائم کی جائے۔ وزیراعظم کی آئی ٹی شعبے کو ترجیح بنانے کے ویژن کے نتیجے میں گزشتہ چار ماہ میں آئی ٹی شعبے کی برآمدات میں 34 فیصد اضافہ ہوا۔ آئی ٹی برآمدات کو بڑھانے کے حوالے سے واضح اہداف وضع کرنے اور ہر اقدام کے حوالے سے معینہ مدت کے تعین کی ہدایت جبکہ آئی ٹی شعبے کی اصلاحات کے نفاذ اور مختلف اداروں کے ساتھ تعاون کے فروغ کے لیے کمیٹی قائم کی جائے۔ قبل ازیں، اجلاس کو آئی ٹی شعبے کی برآمدات کو 25 ارب ڈالر تک پہنچانے کیلئے ہر شعبے کی استعداد سے آگاہ کیا گیا۔ وزیراعظم کی آئی ٹی شعبے کو ترجیح بنانے کے ویژن کے نتیجے میں گزشتہ چار ماہ میں آئی ٹی

شعبے کی برآمدات میں 34 فیصد اضافہ ہوا۔ اجلاس کو مزید بتایا گیا کہ ای گورننس کے حوالے سے پاکستان [illegible] 14 درجے بہتر ہوا، 2500 نئی آئی ٹی کمپنیاں رجسٹر ہوئیں جبکہ پاکستان کی آئی ٹی رینکنگ 79 سے بہتر [illegible] اجلاس کو بتایا گیا کہ آئندہ 5 برس میں آئی ٹی شعبے کی برآمدات کے حوالے سے 15 ارب ڈالر، ٹیلی کام برآمدات سے 1 ارب ڈالر جبکہ ڈیجیٹائزیشن سے 10 ارب ڈالر کے حصول کا ہدف رکھا گیا ہے۔ اجلاس کو آئی ٹی شعبے کی برآمدات کی موجودہ صورتحال سے بھی آگاہ کیا گیا۔ مجوزہ لیبر مینجمنٹ سسٹم کے حوالے سے بھی اجلاس کو بریفنگ دی گئی جس کے تحت صنعتوں سے طلب کا ڈیٹا استعمال کرنے کے بعد تعلیمی اداروں کے تعاون سے افرادی قوت کی استعداد بڑھا کر روزگار کی فراہمی یقینی بنائی جائے گی۔ مجوزہ لیبر مینجمنٹ سسٹم کے حوالے سے بھی اجلاس کو بریفنگ دی گئی جس کے تحت صنعتوں سے طلب کا ڈیٹا استعمال کرنے کے بعد تعلیمی اداروں کے تعاون سے افرادی قوت کی استعداد بڑھا کر روزگار کی فراہمی یقینی بنائی جائے گی۔ اجلاس کو آئی ٹی شعبے میں کام کرنے والے نوجوانوں بالخصوص فری لانسرز کو ترسیلات زر میں سہولت کے لیے مجوزہ منصوبے کے حوالے سے بھی آگاہ کیا گیا۔ وزیراعظم نے بین الاقوامی پیمنٹ گیٹ ویز کے حوالے سے اس اقدام کو احسن قرار دیتے ہوئے اس پر جلد عمل درآمد کی ہدایات جاری کیں۔ اجلاس کو ٹیلی کام شعبے کے حوالے سے اصلاحات سے بھی آگاہ کیا گیا۔ وزیراعظم نے آئی ٹی شعبے کی برآمدات میں اضافے کے لائحہ عمل پر اطمینان کا اظہار کیا، وزیر مملکت برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی اور انکی ٹیم کی کوششوں کو سراہا۔ وزیراعظم نے معینہ مدت میں اس پر عمل درآمد کی ہدایات بھی جاری کیں۔ اجلاس میں وفاقی وزیر اقتصادی امور احد خان چیمہ، وزیر مملکت برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی شزہ فاطمہ خواجہ اور متعلقہ اعلیٰ حکام نے شرکت کی۔

CS CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Zamana Quetta

Bullet No. 6

Dated: 24 NOV 2024

Page No. 11

آرمی چیف کا دہشتگردی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا عزم

آرمی چیف جنرل سید عاصم منیر 19 نومبر کی ایپکس کمیٹی اجلاس کے فالواپ میں دورہ پشاور کے دوران کہا ہے کہ سیکورٹی فورسز ملک میں امن وسلامتی کے دشمنوں کو نہیں چھوڑیں گی اور غیر قانونی عناصر کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے۔ پاکستان دہشت گردی کے خلاف جنگ میں 10 ہزار سیکورٹی اہلکاروں سمیت 80 ہزار افراد کی جانی اور 150 بلین ڈالر مالی نقصان برداشت کر چکا ہے۔ سیکورٹی اورادارے اپنی جان کی قربانیاں دے کر دہشت گردوں کے حملے ناکام بنا رہے ہیں جس کا ثبوت ملک کے مختلف علاقوں میں سیکورٹی اہلکاروں کا اپنی جانیں قربان کر کے دہشت گردوں کو ہدف تک نہ پہنچنے دینا ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ پاکستان میں دہشت گردی کی کارروائیوں میں پاکستان دشمن ایجنسیاں اور بھارت ملوث ہیں مگر اس سے بھی مفر نہیں کہ بھارت اور افغانستان بھی اپنے مذموم مقاصد میں صرف اس لئے کامیاب ہو رہے ہیں کیونکہ ان کو پاکستان میں پناہ گاہیں اور سہولت کار دستیاب ہیں۔ افغان سرحد کے دونوں اطراف کیونکہ پشتونوں کی بھاری تعداد آباد ہے جن کی زبان لباس اور رہن سہن ملتے ہیں اس لئے افغانستان سے آئے دہشت گرد پاکستانیوں کے ساتھ آسانی سے گھل مل جاتے ہیں اور ان کی شناخت بھی مشکل ہو جاتی ہے اس کے علاوہ پاکستان کی دشمن قوتیں دہشت گردی کی وارداتوں کی حکمت عملی بھی مسلسل تبدیل کر رہی ہیں۔ ماضی میں دہشت گرد سرحدی علاقوں میں دینی مدارس میں مذہبی لبادہ اوڑھ کر داخل ہوتے تھے اور مذہب کے نام پر نوجوانوں کو امریکہ کے خلاف جنگ پر اکسا کر دہشت گردی کی کارروائی کرتے تھے۔ ظاہر ہے افغانستان سے امریکی افواج کے انخلا کے بعد پاکستان کے دشمنوں کے پاس یہ جواز نہیں رہا اس لئے اب دہشت گرد اب بلوچستان کی محرومیوں کو ہوا دے کر بلوچ نوجوانوں کو دہشت گردی کا ایندھن بنا رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب دہشت گردوں کے خلاف کارروائیوں میں ملوث گرفتار ہونے اور ہلاک ہونے والوں میں کلین شیو افراد بھی شامل ہیں۔ افغانستان میں کالعدم ٹی ٹی پی اور بلوچستان کے شرپسند عناصر مشترکہ کارروائیاں کر رہے ہیں۔ یہ سوال ضرور موجود ہے کہ پاکستان کے دو دہائیوں سے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں لازوال قربانیاں اور سرحدوں کی نگرانی بڑھانے کے باوجود ملک میں دہشت گردی کی کارروائیوں میں اضافہ کیوں ہو رہا ہے اس کا جواب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ غیر ارض پاک میں خون بہانے میں اس لئے کامیاب ہو رہے ہیں کیونکہ ان کے پاکستان میں ہمدرد اور سہولت کار موجود ہیں جب تک دہشت گردوں کی پاکستان میں سپلائی لائن نہیں کاٹی جاتی اس وقت تک یہ جنگ جیتنا بھی مشکل ہے۔ یہ امر خوش آئند ہے کہ گزشتہ دنوں وفاق اور کے پی کے حکومت نے صوبے میں پائیدار امن کے لئے امن جرگے کا انعقاد کیا تھا جن میں کے پی بشمول قبائلی اضلاع کے عمائدین کے دہشت گردوں کے قلع قمع کے لئے تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا تھا حکومت کے پی کی طرح بلوچستان میں بھی مقامی لوگوں کا دہشت گردوں کے خلاف متحدہ کر کے دہشت گردوں کے عزائم کو ناکام اور دہشت گردوں کا صفایا کر سکتی ہے۔

بلوچستان میں پائیدار امن کے لئے جہاں دہشت گردوں کی سرحدوں پر نگرانی بڑھانا ضروری ہے وہاں مقامی لوگوں میں احساس محرومی کے خاتمے کے لئے بلوچستان کی تعمیر وترقی کے ساتھ پراپیگنڈہ مہم کو ناکام بنانے کی بھی ضرورت ہے۔ حکومت بلوچستان میں روزگار کے مواقع پیدا کر کے نوجوانوں کو دہشت گردوں کے ہتھے چڑھنے سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔ اس کے علاوہ خطے کی نگرانی کے لئے سیکورٹی چیک پوسٹس میں اضافہ اور سرویلنس کے لئے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال ممد ومعاون ثابت ہو سکتا ہے۔ اس سے بھی ضروری یہ ہے کہ دہشت گردوں پر نظر رکھنے کے لئے مقامی نوجوانوں پر مشتمل امن کمیٹیاں بنائی جائیں۔ جن کو مقامی پولیس اور سیکورٹی اداروں کی فوری مدد کی فراہمی یقینی بنائی جائے تاکہ شرپسندوں کی نشاندہی پر فوری کارروائی کے ساتھ امن کمیٹی کے ارکان کا تحفظ بھی یقینی بنایا جا سکے۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے بلوچستان میں دہشت گردی کی حکمت عملی میں یہ تبدیلی بھی آئی ہے کہ صرف وہ شہری آبادی کے بجائے دور دراز عام شاہراہوں پر مسافر بسوں یا آبادیوں میں غیر بلوچوں کو نشانہ بنا رہے ہیں تاکہ بلوچ نوجوانوں کو اس غیر انسانی سلوک کا جواز فراہم کر سکیں۔ یہاں یہ امر بھی باعث تشویش ہے کہ دہشت گردوں کی بلوچستان کے تعلیمی اداروں تک رسائی بڑھ چکی ہے جس کا ثبوت حالیہ کارروائیوں میں پڑھے لکھے نوجوان لڑکوں کے ساتھ لڑکیوں کا ملوث ہونا ہے۔ جس طرح دہشت گرد حکمت عملی تبدیل کر رہے ہیں بالکل اس طرح حکومت اور سیکورٹی فورسز کو بھی اس کا توڑ کرنا ہوگا۔ حکومت بے روزگاری ختم، تعلیم اور صحت کی سہولیات فراہم کرے محرومیوں کا ازالہ کر سکتی ہے تو سیکورٹی فورسز کو شورش زدہ علاقوں میں اپنی پوزیشن مستحکم کرنے کے لئے فوجی چھاؤنیوں کی تعداد بڑھانے کے ساتھ جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرنا ہوگا۔ پاکستان نے آئیڈیاز 2024ء میں سرویلنس کے جدید ترین ڈرون نمائش میں رکھے ہیں جو تھرمل ڈیٹیکٹرز کے ساتھ موش ڈیٹیکٹرز، طاقتور کیمروں اور اسلحہ سے بھی لیس ہیں۔ سیکورٹی فورسز ڈرون کی مدد سے نا صرف دہشت گردوں کی نقل وحمل پر نظر رکھ سکتی ہے بلکہ ان سے شاہراہوں کی نگرانی کا بھی کام لیا جا سکتا ہے۔ بہتر ہوگا حکومت سیکورٹی اداروں کو دہشت گردوں کے قلع قمع کرنے کے لئے تمام ممکنہ وسائل فراہم کرنے کے ساتھ شورش زدہ علاقوں میں روزگار کے بہتر مواقع فراہم کرنے کے لئے بھی اقدامات کرے تاکہ نوجوانوں کو گمراہی سے بچایا جا سکے اور مقامی سہولت کاروں سے محروم کر کے دہشت گردوں کا مکمل صفایا ممکن ہو سکے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Century Express Quetta

Bullet No. 6

Dated: 24 NOV 2024 Page No. 12

دہشت گردوں کی حکمت عملی

پاکستان میں دہشت گردی کرانے والے کون ہیں؛ ان کے چہرے نظر نہیں آتے البتہ ان کے ٹھکانوں کے بارے میں ملک کے اداروں کے پاس بہت سے شواہد موجود ہیں۔ حال ہی میں خیبر پختونخوا اور بلوچستان دہشت گردوں کا خاص ٹارگٹ بنے ہوئے ہیں؛ دہشت گردوں کی حکمت عملی کثیرالجہتی ہے۔ دہشت گردوں کا نیٹ ورک تہہ در تہہ ہے۔ اس نیٹ ورک کا ایک حصہ خودکش اسکواڈز پر مشتمل ہے۔ یہ دہشت گرد براہ راست دہشت گردی کی کارروائیوں کو انجام دیتے ہیں۔ ان کے ٹریننگ کیمپ ان جگہوں پر قائم ہیں جہاں پاکستان کی سیکیورٹی فورسز کی رٹ نہیں ہے یا وہ پاکستان کی حدود سے باہر ہیں۔ خصوصاً افغانستان کی سرحد کے ساتھ ساتھ جو علاقے ہیں؛ ان پر کابل حکومت کی بھی کوئی رٹ نہیں ہے اور نہ ہی موجودہ طالبان حکومت نے ان علاقوں میں اپنی رٹ قائم کرنے کی کوئی سنجیدہ کوشش کی ہے۔ دہشت گردوں کے نیٹ ورک کا ایک سیکشن اطلاعات کے نظام پر مبنی ہے۔ یہ نیٹ ورک پاکستان کے مختلف حلقوں میں اپنی جڑیں رکھتا ہے اور یہاں سے معلومات اکٹھی کر کے دہشت گردوں کے فیصلہ ساز نیٹ ورک تک پہنچاتا ہے۔ دہشت گردوں کے نیٹ ورک کا ایک حصہ مالی سہولت کاروں پر مشتمل ہے۔ یہ وہ طبقہ ہے جس کے مالی مفادات دہشت گردوں کے ساتھ ہم آہنگ ہیں یعنی یہ اسمگلنگ' ڈرگز' اغوا برائے تاوان اور دیگر وائٹ کالر کرائمز کرنے والوں پر مشتمل گروہ ہیں۔ کالے دھن کا مالک یہ گروہ اپنے مفادات اور اپنی گردن بچانے کے لیے پاکستان کے سسٹم کو بھی کرپٹ کرنے کا ذمے دار ہے جب کہ ملک کے سیاسی کلچر کو بھی داغ دار کر رہا ہے۔ اس نیٹ ورک کا ایک حصہ ان سہولت کاروں پر مشتمل ہے جو دہشت گردوں کو اپنے ہاں پناہ دیتے ہیں؛ انھیں اسلحہ یا خودکش جیکٹس وغیرہ چھپانے کے لیے جگہ کی سہولت دیتے ہیں اور پھر ہدف تک پہنچانے کا کام کرتے ہیں۔ یہ لوگ سیکیورٹی فورسز کو بھی نشانہ بناتے ہیں؛ اس کا مقصد سیکیورٹی فورسز کا مورال ڈاؤن کرنا اور عوام میں یہ تاثر پیدا کرنا کہ دہشت گرد سیکیورٹی فورسز سے زیادہ طاقت ور ہیں۔ دہشت گرد فرقہ وارانہ فسادات برپا کرنے اور باہمی نفرتوں کو بڑھانے کے لیے بھی مختلف مسالک کی شخصیات اور ان کی عبادت گاہوں کو بھی نشانہ بناتے ہیں جب کہ عام مارکیٹوں میں بھی خودکش دھماکے کرتے ہیں۔ ایسا کرنے کا مقصد عوام کے اندر خوف و ہراس پیدا کرنا اور عوام میں یہ تاثر پیدا کرنا کہ حکومت ان جان و مال کا تحفظ کرنے میں ناکام ہے۔ اس نیٹ ورک کا ایک حصہ ایسے گروہ پر مشتمل ہے جس کا کام تحریر اور تقاریر کے ذریعے دہشت گردوں کے لیے ہمدردی کے جذبات پیدا کرنا' ان کے کاز کو درست ثابت کرنا' ریاست اور حکومت کو گمراہ کرنے کی کوشش کرنا' ریاست اور حکومت کی پالیسیوں پر بے جا تنقید کر کے عوام میں کنفیوژن پھیلانا' دہشت گردوں کے نظریات کو درست قرار دینا جیسے کام شامل ہیں۔

پاکستان میں یہ سب کچھ برسوں سے ہوتا چلا آ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان تمام تر کوششوں کے باوجود دہشت گردی پر پوری طرح قابو نہیں پا سکا اور ہی دہشت گردوں کی سہولت کاری کو مکمل طور پر ختم کر سکا ہے۔ بہرحال پاکستان میں تمام تر رکاوٹوں کے باوجود دہشت گردی کے خلاف جنگ کو نہ صرف جاری رکھا ہوا ہے بلکہ ہر گزرتے دن میں اس کی کامیابی کے امکانات بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ گزشتہ روز بھی پاک فوج کے سربراہ جنرل سید عاصم منیر نے 19 نومبر کو ہونے والے قومی ایپکس کمیٹی کے اجلاس کے تناظر میں پشاور کا دورہ کیا، جہاں انھیں موجودہ سیکیورٹی صورتحال اور علاقے میں جاری انسداد دہشت گردی آپریشنز پر پیشرفت پر جامع بریفنگ دی گئی، آئی ایس پی آر کے مطابق آرمی چیف نے مادر وطن کے دفاع کے لیے شہدا اور غازیوں کی بے مثال قربانیوں کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا، ان کا کہنا تھا کہ یہ قربانیاں مسلح افواج اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے غیر متزلزل عزم اور فرض شناسی کا ثبوت ہیں، انھوں نے ہر قسم کے خطرات کا مؤثر طریقے سے مقابلہ کرنے کے لیے جوانوں کے بلند حوصلے، آپریشنل تیاری اور غیر متزلزل عزم کو سراہا اور دشمن نیٹ ورکس کو ختم کرنے، قومی سلامتی کو نقصان پہنچانے والے غیر قانونی عناصر کو ختم کرنے کے لیے پاک فوج کے عزم کا اعادہ کیا، آرمی چیف نے دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے قوم اور سیکیورٹی فورسز کے اجتماعی عزم کو اجاگر کرتے ہوئے زور دیا کہ دشمن عناصر کے مذموم عزائم کو ناکام بنانا ہماری اولین ترجیح ہے، انھوں نے یقین دلایا کہ ہم آہنگی اور موثر آپریشنز کے ذریعے پاک فوج، قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ مل کر دیرپا استحکام اور سلامتی کو یقینی بنائے گی اور امن کے دشمنوں کے عزائم خاک میں ملا دیے جائیں گے۔ پاکستان کے دشمنوں کے لیے یہ ایک واضح پیغام ہے کہ پاکستان کی مسلح افواج دہشت گردی کے خلاف جنگ پورے عزم و حوصلے سے جاری رکھے ہوئے ہے اور اس میں کامیابی حاصل کر کے رہیں گے۔ ادھر سیکیورٹی فورسز کے بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے علاقوں میں آپریشنز کے دوران 3 انتہائی مطلوب سمیت 7 دہشت گرد مارے گئے۔ آئی ایس پی آر کے مطابق 22 نومبر کی علی الصبح سیکیورٹی فورسز نے بنوں میں خوارج کی موجودگی کی اطلاع پر انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کیا، جس کے نتیجے میں 3 خوارج مارے گئے اور دو زخمی ہوئے۔ آئی ایس پی آر کے مطابق 20 سے 22 نومبر 2024 کے دوران بلوچستان میں تین مختلف کارروائیوں میں چار دہشت گردوں کو ہلاک کیا گیا۔ آواران میں انٹیلی جنس معلومات کی بنیاد پر آپریشن کے دوران فائرنگ کے تبادلے کے بعد دو دہشت گرد ہلاک ہوئے جو ہائی ویلیو ٹارگٹ تھے۔ ڈیرہ بگٹی میں آپریشن کے دوران ایک دہشت گرد اور کیچ ضلع میں انٹیلی جنس کی بنیاد پر آپریشن کے دوران ایک اور دہشت گرد مارا گیا۔ ہلاک دہشت گرد فورسز کے ساتھ ساتھ معصوم شہریوں کے قتل میں ملوث اور متعدد کارروائیوں میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کو انتہائی مطلوب تھے، آئی ایس پی آر کا کہنا ہے کہ پاکستان کی سیکیورٹی فورسز قوم کے ساتھ مل کر بلوچستان میں امن، استحکام اور ترقی کو سبوتاژ کرنے کی ہر کوشش کو ناکام بنانے کے لیے پرعزم ہیں۔ صدر مملکت آصف علی زرداری اور وزیراعظم محمد شہباز شریف نے ضلع بنوں اور بلوچستان کے علاقوں میں دہشت گردوں کے خلاف کامیاب آپریشنز پر سیکیورٹی فورسز کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ صدر مملکت نے فتنۃ الخوارج کے مکمل خاتمے تک فورسز کی جانب سے کارروائیاں جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ وزیراعظم نے کہا کہ انسانیت کے ان دشمنوں کے مذموم عزائم کو اس طرح خاک میں ملاتے رہیں گے۔

پاکستان کے صوبہ بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں دہشت گردوں اور ملک دشمنوں کے کئی گروہ مختلف ناموں سے کام کر رہے ہیں؛ بظاہر یہ گروہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور ان کے مقاصد اور اہداف بھی مختلف ہیں۔ ان میں طالبان اور اس کی سسٹر آرگنائزیشن مذہب کے نام پر اپنے مفادات کے حصول کے لیے قتل و غارت کا بازار گرم رکھے ہوئے ہے۔ یہ تنظیمیں خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے ان علاقوں میں سرگرم ہیں جن کی سرحدیں افغانستان کے ساتھ ملتی ہیں۔ انھیں افغانستان سے افرادی قوت میسر ہوتی ہے اور وہاں ان کے چھپنے کے لیے محفوظ ٹھکانے بھی محفوظ ہیں جب کہ بلوچستان کے اندر ایک گروپ بلوچستان کے اندر دہشت گردی کی وارداتوں میں ملوث ہے۔ لیکن عملی طور پر کئی معاملات میں یہ گروہ مشترکہ حکمت عملی کے طور پر بھی کام کرتا رہا۔ مالی وسائل اکٹھے کرنے کے لیے دونوں کا طریقہ کار دارت ایک جیسا ہے۔ دونوں گروپوں کا مقصد بھی ایک ہی ہے۔ طالبان کی حکمت عملی میں مذہب اور عقیدے کو آڑ بنایا جاتا ہے لیکن ان کے عمل اور ہدف بالکل غیر مذہبی ہیں۔ ان کا مقصد ریاست پاکستان کے مفادات کو نقصان پہنچانا ہے۔ اسی طرح قوم پرستی کے نام پر سرگرم دہشتگرد گروپوں کا مقصد بھی کسی قوم کی ترقی اور خوشحالی نہیں ہے بلکہ اپنے لیے طاقت کا حصول ہے اور اس کا مقصد بھی پاکستان کی وحدت کو نقصان پہنچانا ہے۔ یوں دہشت گرد ایک مشترکہ مقصد کے تحت سرگرم عمل ہیں۔ ان دہشت گردوں کا مقابلہ کرنے کے لیے بھی پاکستان کی ایجنسیوں کو جو حکمت عملی بنانی چاہیے اس میں کسی قسم کی لچک اور دو عملی نہیں ہونی چاہیے۔ یہ بات طے ہے کہ طالبان ہوں یا ٹی ٹی پی انھیں خیبر پختونخوا میں عوامی حمایت حاصل نہیں ہے۔ یہ لوگ ووٹ کی طاقت سے کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح بلوچستان کے علیحدگی پسند بھی عوام میں مقبولیت نہیں رکھتے۔ وہ بھی ووٹ کے ذریعے کبھی برسر اقتدار نہیں آ سکتے۔ اس لیے وہ ہتھیار کی زبان میں بات کرتے ہیں۔ ان کا مقصد عوام کی آواز کو دبانا اور ریاست کو مفلوج کرنا ہے۔ پاکستان کی ریاست کو ان کے ان مقصد اور ہدف کو ناکام بنانے کے لیے دوٹوک حکمت عملی اختیار کرنا ہوگی۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Balochistan Time Quetta

Bullet No. 6

Dated: 24 NOV 2024 Page No. 13

Dialogue for peace

The recent call by Balochistan Governor Jaffar Khan Mandokhail for increased dialogue among political parties and civil society is a welcome step towards addressing the multifaceted challenges facing the province. Recognizing the importance of open communication and consensus-building, the governor has rightly emphasized the need to bridge divides and foster a collective spirit.

Balochistan, a province rich in natural resources but plagued by decades of conflict and instability, requires a comprehensive and nuanced approach to its problems. While security measures are undoubtedly essential, a lasting solution can only be achieved through a genuine and inclusive dialogue that addresses the root causes of the issues.

The use of force, though sometimes necessary, has proven to be a temporary fix. It is imperative to engage in meaningful dialogue with all stakeholders, including political parties, civil society organizations, and Baloch nationalist groups. By listening to their concerns and grievances, the government can work towards finding common ground and building trust.

A key challenge in this regard is to create a conducive environment for dialogue. This involves addressing issues such as enforced disappearances, human rights abuses, and the lack of economic development. By taking concrete steps to improve the security situation, ensuring justice, and promoting good governance, the government can create a more stable and secure environment for dialogue to flourish.

It is also crucial to recognize the diversity of voices within Balochistan. Different groups have different aspirations and concerns. Therefore, a one-size-fits-all approach will not be effective. The government must be willing to engage with various stakeholders on their own terms, taking into account their specific needs and perspectives.

Dialogue is not a panacea, but it is a crucial tool for addressing the complex challenges facing Balochistan. By fostering open communication, building trust, and addressing the root causes of conflict, the government can pave the way for a more peaceful and prosperous future for the province.

Peaceful Balochistan is crucial for the development of Pakistan as Balochistan is rich with mineral resources and having a long coast where Gwadar deep sea port is located. For the success of China Pakistan Economic Corridor (CPEC), long lasting peace is very essential. Moreover, seveal other important projects such as Reko Dik are existed in Balochistan initiated with the support of other international companies. Success of these projects are very important to steer Pakistan out of economic crisis. It is hoped that government and powerful circles of the country will try their best to address issues of Balochistan through dialogue and negotiations.

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Zamana Quetta

Bullet No. 6 Dated: 24 NOV 2024 Page No. 14

کچھی کینال بحالی منصوبے کا افتتاح!

وسیب

ظہور دھریجہ

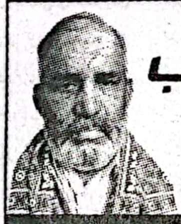

zahoordhareja@gmail.com

وزیراعظم شہباز شریف نے تونسہ بیراج کے مقام پر کچھی کینال بحالی منصوبے کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ کچھی کینال منصوبہ کی بحالی سے بلوچستان کے متاثرہ علاقے کو دوبارہ زندگی ملے گی، اس موقع پر وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی، وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز، وفاقی وزیر برائے منصوبہ بندی و ترقیات احسن اقبال، وفاقی وزیر برائے آبی وسائل ڈاکٹر مصدق ملک، وزیر اطلاعات پنجاب عظمیٰ بخاری اور سینیٹر پرویز رشید بھی تقریب میں موجود تھے۔ وزیراعظم، وزرائے اعلیٰ اور کابینہ کے ارکان کی وسیب میں آمد خوش آئند ہے مگر کہنا یہ ہے کہ وزیراعظم اور وزیراعلیٰ وسیب کو وقت دیں اور وسیب کے مسائل کو جاننے کی کوشش کریں۔ وسیب کے مسائل سے آگاہ کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ وسیب کے ارکان اسمبلی اور سیاستدان غفلت کا شکار ہیں، کچھی کینال کے حوالے سے وسیب کی معروضات سخت ضرور ہیں مگر حکام کیلئے اس کا جاننا ضروری ہے۔ پہلے منصوبہ یہ بنایا گیا تھا کہ کوٹ مٹھن کے مقام پر بیراج بنا کر بلوچستان کو حصے کا پانی دیا جائے، یہ قابل عمل منصوبہ تھا کہ کوٹ مٹھن سے بلوچستان کی مسافت کم ہے، دوسرا یہ کہ اگر اس منصوبے پر عمل ہوتا تو چاچڑاں اور کوٹ مٹھن کے درمیان دریائے سندھ پر بننے والا پل بھی اُسی قیمت پر تعمیر ہو جاتا تھا۔

کچھی کینال کی تعمیر سے ڈی جی خان اور راجن پور کے اضلاع دو حصوں میں بٹ چکے ہیں، بلوچستان کو پانی کا حصہ ملنا چاہیے مگر کچھی کینال کا موجودہ نقشہ بلوچستان کے تنازعات کیلئے بنایا گیا ہے، تونسہ بیراج سے سیدھی بلوچستان جانے والی کچھی کینال کی وجہ سے جانی و مالی نقصان صرف وسیب کے حصے میں آئے گا اور پانی چوری کے الزامات بھیلکیں گے، آبپاشی کے ہر منصوبے میں وسیب کو اعتماد میں لینا ہوگا کہ آج تک وسیب سے یہی سلوک ہوتا آرہا ہے۔ کچھی کینال منصوبے سے پہلے رود کوہیوں سے آنے والے سیلاب کو نہیں روکا گیا، اس لیے یہ کینال کامیاب نہیں ہوسکتی، ڈی جی خان کینال جب محفوظ نہیں تو کچھی کینال کس طرح محفوظ ہوسکے گی؟ وسیب کے ہر قابل کاشت رقبے کیلئے پانی وسیب کا حق ہے مگر زیر کاشت رقبے کو بھی پانی نہیں ملتا۔ آبپاشی کے ادارے سی ڈی ڈبلیو پی، واپڈا، ارسا وغیرہ بے حس بنے ہوئے ہیں، چشمہ کینال کا ایٹمی بجلی گھر وسیب کو زہر اور کینسر تقسیم کر رہا ہے مگر پانی نہیں ملتا۔

نواز شریف نے 1991ء میں وسیب کے حصے کا پانی سندھ کو دے کر نعرہ لگایا کہ بڑا بھائی قربانی دے رہا ہے، اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ وہی قتل بھی کرے اور وہی لے ثواب الٹا۔ آبپاشی کے منصوبوں کے نام پر وسیب کی زمینیں ہتھیائی گئیں ...

وسیب کو حق دیا جائے اور ٹانک ڈی آئی خان سمیت صوبہ کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ بحیثیت فریق دیگر صوبوں کی مشاورت سے ملک و قوم کے بہترین مفاد میں منصوبوں کو قابل عمل بنا سکیں۔

سپت سندھو یعنی سات دریاؤں کی سرزمین وسیب کے لیے آبپاشی کے مسائل کو سمجھنے کے لیے دریائے سندھ کی ہیت کو جاننا ضروری ہے، یہ دریا ضلع میانوالی سے رحیم یار خان تک وسیب کے اضلاع سے گزرتا ہے، ہزاروں میل کی اس مسافت میں کالا باغ ڈیم بھی وسیب میں ہے وسیب علاقے میں تعمیر ہوگا، کالا باغ ڈیم کے حوالے سے جو بھی بحث ہوتی رہی اس کا محور و مرکز وسیب کا علاقہ بنتا ہے اور کالا باغ ڈیم کے حوالے سے سندھ اور صوبہ سرحد کے قوم پرست سندھی سرائیکی سیاست دانوں کی طرف سے پنجاب کا نام لیکر جو گالیاں دیتے ہیں وہ نام پنجاب کا ہے دراصل یہ گالیاں بالواسطہ طور پر سرائیکی وسیب کیلئے ہی ہیں، اس بات کو پشتون بھی سمجھتے ہیں۔ کالا باغ ڈیم سرائیکی خطے میں بنتا ہے یہ درست ہے کہ سرائیکی خطہ اس وقت پنجاب و خیبر پختونخواہ کا متنازعہ علاقہ ہے وگرنہ تاریخی اور جغرافیائی تناظر میں دیکھا جائے دریائے سندھ خیبر پختونخوا سے شروع ہوتا ہے، کالا باغ، میانوالی، ڈیرہ اسماعیل خان، لیہ، ڈیرہ غازی خان، راجن پور اور کشمور تک 400 کلومیٹر وسیب کے علاقے کے سینے پر چلتا ہے، کشمور سے آگے سکھر بیراج اور کوٹری بیراج کے رقبے سیراب کرتا ہوا بدین ڈیلٹہ پر سمندر میں جا گرتا ہے۔

وسیب جسے پانی کے مسئلے پر فریق تسلیم نہیں کیا جا رہا، ڈیموں کی تعمیر کیلئے اس کی قربانیاں سب سے زیادہ ہیں، سندھ طاس معاہدے کے تحت بھارت کو تین دریا فروخت کیے گئے، یہ تینوں دریا وسیب خطے سے گزرتے تھے، دریاؤں کی حاصل شدہ رقم سے منگلہ اور تربیلہ ڈیم بنائے گئے اس سے 80 ہزار ایکڑ سے زائد کا رقبہ متاثر ہوا، متاثر ہونے والے رقبے کے کلیم چولستان میں دیئے گئے اور اب بھی چولستان میں تربیلہ ڈیم کے متاثرین اور منگلہ ڈیم کے متاثرین کے چکوک موجود ہیں۔ ڈیمز کے نتیجے میں دوسری نہروں کے ساتھ بلوچستان کے لئے ایک بڑی نہر "پٹ فیڈر" بنائی گئی، آبادکاروں نے پٹ فیڈر سے سیراب ہونے والے زیادہ تر رقبے اپنے نام الاٹ کرا کر ڈیرے ڈال دیے۔ 1972ء میں جب عطاء اللہ مینگل وزیراعلیٰ اور غوث بخش بزنجو گورنر بنے تو انہوں نے تمام پنجابی آبادکاروں کو وہاں سے نکال دیا پھر ان آبادکاروں کو چولستان میں رقبے دیے گئے۔ چولستان میں آج بھی پٹ فیڈر متاثریں کے چکوک موجود ہیں، ڈیموں کی تعمیر کے بعد چولستان اور تھل کے لیے نہریں نکالی گئیں یہاں لوگ خوش تھے کہ زمینوں کو پانی ملے گا لیکن پانی تو کیا ملنا تھا نہروں کی آمد کے باعث وہ زمینیں "کھسوا" بیٹھے، لاکھوں ایکڑ نہری اراضی سازش کے تحت بیوروکریسی کو محض دو روپے اور چار روپے فی ایکڑ کے حساب سے دیدی گئی ...

دہشتگردی کا عفریت

اسداللہ غالب

دوروز قبل افغانستان کی سرحد کے قریب خیبر پختونخوا کے قبائلی ضلع خیبر میں فوجی قافلے پر دہشت گردوں کے حملے میں آٹھ فوجی جوان شہید اور متعدد زخمی ہو گئے۔ پاک فوج کا یہ قافلہ انسدادِ دہشت گردی کی ایک کارروائی کے بعد واپس لوٹ رہا تھا۔ اس سے ایک روز قبل بنوں میں پولیس کی ایک چوکی پر مسلح افراد نے حملہ کرکے سات اہلکاروں کو یرغمال بنالیا۔ کوئی ہفتہ عشرہ قبل کوئٹہ ریلوے اسٹیشن میں ہونے والے خودکش دھماکے میں 27 افراد شہید کردیے گئے تھے۔ رواں ماہ میں بلوچستان میں ہونے والے حملوں میں 34 فوجی افسر و جوان شہید ہوئے ہیں۔ دہشت گردی کا یہ سلسلہ رکنے میں نہیں آرہا، اور ایک کے بعد دوسرا افسوسناک سانحہ سامنے آرہا ہے۔

ملک میں دہشت گردی کے حالیہ پے در پے واقعات نے ہر محب وطن شہری کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ان دہشت گردانہ حملوں میں سیکیورٹی فورسز کے درجنوں جوانوں کے ساتھ عام شہری بھی نشانہ بنے ہیں، مجھ جیسا ہر حساس آدمی ہمیشہ کی طرح اس اہم اور سنگین قومی مسئلے پر سوچنے پر مجبور ہے۔ ہماری مسلح افواج نے ملک میں ایک لمبے عرصے سے جاری دہشت گردی کے عفریت کا سر کچلنے کے لیے مختلف آپریشنز کیے ہیں جو امن کے قیام میں معاون ثابت ہوئے۔ بڑی حد تک ملک سے خارجی دہشت گردوں کا صفایا کردیا گیا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے ہمارے چند اندرونی سہولت کاروں نے یہ دروازہ پھر سے کھول دیا جس کے نتیجے میں پاک فوج کے جوان ملک میں قیام امن کے لیے روزانہ کی بنیاد پر شہادتیں دے رہے ہیں۔ خارجی دہشت گرد مسلح افواج پر حملہ آور ہوتے ہیں اور ہمارے فوجی جوان اپنی قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کررہے ہیں۔

صوبہ خیبر پختونخوا اور افغانستان کی سرحد سے متصل بلوچستان کے علاقے دہشت گردوں کے نشانے پر ہیں۔ افغانستان سے پاکستان میں داخل ہونے والے دہشت گرد امریکی اسلحے استعمال کرتے ہیں، اس حوالے سے بھی واضح شواہد سامنے آئے ہیں۔ کالعدم ٹی ٹی پی کے دہشت گردوں کو افغانستان میں امریکا کا چھوڑا ہوا اسلحہ بھی دستیاب ہے، جس سے خطے کی سلامتی کو شدید نقصان پہنچایا جارہا ہے۔

افغانستان میں طالبان کے اقتدار کے بعد پاکستان میں دہشت گردی کی کارروائیوں میں اضافہ ہونا شروع ہوا، پاکستانی سیکورٹی فورسز نے جن دہشت گردوں کو ہلاک کیا، ان کے پاس سے امریکی ساختہ اسلحہ برآمد ہوا، پاکستان میں ایک مخصوص گروہ نے اس اہم ایشو پر بھی ابہام پیدا کرنے کی کوشش کی ہے، وہ مسلسل ٹی ٹی پی کی حمایت کررہے ہیں، البتہ مختلف حیلے بہانوں سے یہ تاثر دیتے ہیں کہ ان کا ٹی ٹی پی کے ساتھ تعلق نہیں ہے، لیکن عملاً ایسا نہیں ہے۔

بلوچستان میں شرپسندوں کے گروہ پاکستان میں دہشت گردی کی وارداتوں میں امریکی اسلحہ استعمال کررہے ہیں، اسلحے کا غیرقانونی کاروبار عروج پر ہے۔ یہ حقیقت واضح ہے کہ افغانستان سے ہی دہشت گردوں کو امریکی اسلحہ مل رہا ہے۔ افغان حکومت کو معلوم ہے کہ ٹی ٹی پی کے دہشت گرد کہاں پر ہیں اور ان کے مراکز کہاں کہاں قائم ہیں۔ افغانستان سے ہی پاکستان میں دہشت گردی کے واقعات میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔

ملک کے مختلف حصوں میں دہشت گردی کے جو واقعات ہورہے ہیں، ان میں سے اکثر میں کالعدم تحریک طالبان پاکستان اور بلوچستان کے مسلح گروہ ملوث ہیں، جن کے لیے افغانستان محفوظ پناہ گاہ بنا ہوا ہے۔ پاکستان کو معاشی بحران کے ساتھ ساتھ دہشت گردی کے عفریت کا بھی سامنا ہے۔ پاکستان اب بھی دہشت گردی کے خلاف ایک نئی پراکسی وار جنگ لڑرہا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے کالعدم تنظیموں، علیحدگی پسندوں اور ملک کے اندر سیاسی اور وطن مخالف عناصر کے خلاف سخت کارروائی کرنے اور ان کے گٹھ جوڑ کو توڑنے کے اقدامات ضروری ہیں۔ یہ واضح ہے کہ دہشت گردانہ واقعات میں خیبر پختونخوا میں سب سے زیادہ شہادتیں ہوئیں جب کہ دوسرے نمبر پر بلوچستان ہے، یہ سال رواں کی رپورٹ ہے۔

جہاں تک پاکستان میں ہونے والے حملوں کی ذمہ داری جو نئے گروپس قبول کررہے ہیں تو ان سب گروپس کا منبع ایک ہی ہے اور یہ گروہ [illegible] صورت مملکت خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان کو معاشی طور پر مستحکم نہیں دیکھنا چاہتے۔ افغانستان کی طالبان حکومت کی ناک کے نیچے ٹی ٹی پی کے لوگ بڑے آرام سے ٹریننگ اور کاروبار کررہے ہیں اور بارہا پاکستانی حکام نے یہ مسئلہ طالبان حکومت کے ساتھ اٹھایا ہے اور حالیہ حملوں پر ایک بار پھر افغانستان کی عبوری حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ پاکستان کے خلاف اپنی سرزمین استعمال نہ ہونے دے لیکن انھوں نے یقین دہانی کے باوجود پاکستان کے ساتھ کیے گئے اپنے وعدوں کی پاسداری نہیں کی۔ پاکستان نے چالیس سال تک افغانستان سے آنے والے لوگوں کو پناہ دی، افغانستان میں قوم پرست اور سوشلسٹ حکومت کے خاتمے کے لیے پاکستان نے افغان مجاہدین کی غیر معمولی مدد کی، بعدازاں طالبان حکومت کی حمایت کی لیکن اس کا صلہ نفرت، تعصب، بغض، دغا بازی اور مسلسل دہشت گردی کی شکل میں دیا جارہا ہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 24 NOV 2024

Page No. 16

بلوچستان سے پاراچنار تک

خورشید ندیم

یہ گمان ہوتا ہے کہ ریاست اور سیاست کے اہداف ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ریاست کا معاملہ بھی یہ ہے کہ اس کے ادارے ایک دوسرے سے ہم آہنگ دکھائی نہیں دیتے۔ یہ صورت حال یقیناً خوش کن نہیں۔

ریاست کا ہدف کیا ہونا چاہیے؟ ریاست کی سلامتی کو درپیش چیلنج۔ ریاست سے یہاں بطور خاص وہ ادارہ مراد ہے جس نے ریاست کی سلامتی کے درپے داخلی اور خارجی خطرات کا تدارک کرنا ہے۔ دیگر ریاستی اداروں کو اس معاملے میں اس ادارے کا معاون ہونا چاہیے لیکن انہیں چارہ گری سے گریز ہے۔ ادارے کی ترجیحات کے سامنے بھی سوالیہ نشان ہے۔ اہلِ سیاست کا ہدف کیا ہے؟ گروہی مفادات کا تحفظ۔ اہلِ سیاست میں وہ سب شامل ہیں جو اس وقت اقتدار کی سیاست میں فریق ہیں۔ جو اقتدار میں ہیں وہ بھی اور جو حزبِ اختلاف میں ہیں وہ بھی۔ جو درمیان میں ہیں ان کا شمار بھی اسی طبقے میں ہوتا ہے۔

کرم ایجنسی میں 40 سے زائد افراد بے رحمی کے ساتھ قتل کر دیے گئے۔ یہ معمولی واقعہ نہیں جسے کوئی ریاست ٹھنڈے پیٹوں برداشت کر سکے۔ کرنا بھی نہیں چاہیے۔ یہ چند افراد کا نہیں، سماجی امن اور ریاست کی سلامتی کا قتل ہے۔ یہ فتنہ ہے جو قتل سے سنگین تر ہے۔ ہمارے دین میں اس کی سزا بھی قتل سے زیادہ ہے۔ ریاست اگر اپنے شہریوں کے جان و مال کا تحفظ نہ کر سکے تو اس کا وجود بے معنی ہو جاتا ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ بیدار ریاستیں اپنے شہریوں کے جان و مال کی حفاظت کو اپنا اولیں فریضہ سمجھتی ہیں۔ ان کے شہری کو اگر کسی دوسرے ملک میں بھی نقصان پہنچے تو وہ اپنے مجرم کا پیچھا کرتی ہیں۔ امریکی یا برطانوی شہری کو کوئی پاکستان میں بھی ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ ریمنڈ ڈیوس کا واقعہ تو آپ کو یاد ہو گا کہ دو پاکستانیوں کے قاتل کو امریکہ کیسے بچا لے گیا۔ اب اگر ایک ریاست اپنی سرحدوں کے اندر بھی اپنے شہریوں کو اہلِ فساد سے نہ بچا سکے تو شہریوں کے لیے اس کا وجود بے معنی ہو جاتا ہے۔

یہی نہیں، پاک فوج کے جوان آئے دن دہشت گردوں کا نشانہ بن رہے ہیں۔ اس نوعیت کے زیادہ تر واقعات کے پی میں ہو رہے ہیں۔ بھارت جیسے روایتی دشمن کے ساتھ لڑائیوں میں ہمارے اتنے جوان شہید نہیں ہوئے جتنے ان دہشت گردوں کے ہاتھوں ہو چکے۔ پھر بلوچستان میں جو الاؤ دہک رہا ہے، ریاست کے لیے اس کو بجھانا بھی ایک بڑا چیلنج ہے۔ یہ سب واقعات قومی اور ریاستی سلامتی کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں اور ریاست کے وجود کے لیے براہِ راست چیلنج ہیں۔ کوئی ریاست ان سے صرفِ نظر نہیں کر سکتی۔ اس کا یہ پہلا ہدف ہونا چاہیے کہ ان خطرات کا تدارک کیا جائے۔ اس کے لیے اس سے زیادہ اہم بات کوئی نہیں ہو سکتی۔ دیگر ریاستی ادارے اور اہلِ سیاست، معلوم ہوتا ہے کہ ریاست کی تشویش میں شریک نہیں ہیں۔

اہلِ سیاست کا ہدف کچھ اور ہے۔ حکومت یہ چاہتی ہے کہ اس کا وجود باقی رہے۔ یہ اس کی پہلی ترجیح ہے۔ وہ اس کیلئے آئینی ترامیم لا رہی ہے۔ اہلِ سیاست سے مذاکرات کر رہی ہے۔ معیشت کو سنبھال رہی ہے تا کہ عوام میں بے چینی نہ ہو اور وہ حکومت کے خلاف کسی تحریک کا حصہ نہ بنیں۔ وہ اسی مقصد کیلئے پارلیمان کو متحرک کرتی ہے اور سیاسی بساط بچھاتی ہے۔ وہ صبح شام یہ سوچتی ہے کہ کس طرح اپنے سیاسی حریفوں کو شکست دے اور ان کو غیر موثر بنائے۔ سلامتی کے مسائل پر پارلیمان کا خصوصی اجلاس ہوتا ہے نہ کل جماعتی کانفرنس۔ یوں لگا ہے جیسے یہ کوئی دوسری دنیا ہے۔ ریاست کی دنیا سے مختلف۔

حزبِ اختلاف کی ترجیح اپنے وجود کی بقا ہے۔ اسے اپنے سیاسی راہنماؤں اور کارکنوں کی جان عزیز ہے۔ ان کی آزادی اس کا پہلا ہدف ہے۔ سماج برباد ہوتا ہے تو ہوتا رہے۔ پاراچنار میں قتلِ عام ہو رہا ہے تو اس کی بلا سے۔ بلوچستان میں آگ کا الاؤ روشن ہے تو اسے اس کو بجھانے سے کوئی دلچسپی نہیں۔ وہ اس بنیادی حقیقت کو بھی درخورِ اعتنا نہیں سمجھتی کہ صوبائی اور مرکزی حکومتیں اگر برسرِ پیکار ہوں تو نقصان عوام اور ریاست کا ہوتا ہے۔ مسلسل احتجاج سے معیشت کو پہنچنے والا نقصان بھی اس کا مسئلہ نہیں۔ اس کا ہدف واضح طور پر ریاست کے ہدف سے مختلف ہے۔ اس کی منزل اور ریاست کی منزل ایک نہیں ہے۔

یہ صورتِ حال کسی طور خوش کن نہیں ہے۔ ہم اس وقت بحیثیت مجموعی قومی ذمہ داریوں سے غافل ہیں اور ہمیں اس غفلت کا احساس بھی نہیں۔ زیادہ افسوس کا مقام یہ ہے کہ ریاستی ادارے بھی اب انفرادی اور گروہی مفادات کے اسیر ہیں جیسے سیاسی جماعتیں ہوتی ہیں۔ عدالتوں میں جو کچھ ہو رہا ہے، ناقابلِ فہم ہے۔ قانون موم کی ناک ہے۔ ایسی ایسی تاویلیں ہیں کہ قانون کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ قانون اگر انصاف کی فراہمی کی ضمانت نہ بن سکے تو عدالتوں پر عوام کے بھروسے کو برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

دہشت گردی کا مسئلہ جس فکری یکسوئی کا متقاضی ہے وہ ابھی تک پیدا نہیں ہو سکی۔ ہم پر یہی واضح نہیں کہ اس کا انتہا پسندی سے کیا تعلق ہے۔ سیاست سے مذہب تک، انتہا پسندی کا راج ہے۔ اس کا دروازہ بند کیے بغیر دہشت گردی ختم نہیں ہو سکتی۔ انتہا پسندی سیاسی ہو یا مذہبی، اس کے خاتمے کے لیے مکالمہ ضروری ہے۔ ہمارے ہاں ریاست اس کی قائل ہے نہ سیاست۔ صحافت میں بھی وہی مقبول ہے اور اسے زیادہ موقع دیا جاتا ہے جو انتہا پسند ہے۔ جب ٹی وی سکرین پر ہر وقت کہرام مچانے والوں کا غلبہ ہو گا تو معاشرہ انتہا پسند ہی ہو گا۔ جو ریاست کے خلاف ہتھیار اٹھائے، اس سے مکالمہ نہیں ہو سکتا لیکن ان سے تو ہو سکتا ہے جنہیں اس کے لیے تیار کیا جا رہا ہے۔ اس کا کوئی اہتمام نہیں۔ اس لیے ریاست کے پاس کوئی نتیجہ خیز پروگرام نہیں اور اہلِ سیاست کا یہ موضوع نہیں۔ سلامتی کے اداروں کے جوان شہید ہو رہے اور وہی کٹہرے میں بھی کھڑے ہیں۔ اس کا کوئی توڑ ریاست کے پاس نہیں ہے۔

بلوچستان اور ٹی ٹی پی کے معاملات مطالبہ کرتے ہیں کہ انہیں ریاست، سیاست اور میڈیا کی سطح پر ترجیحی مسائل سمجھا جائے۔ چونکہ یہ انسانی جانوں کا سوال ہے، اس لیے اس پر پارلیمان میں مکالمہ ہو اور سب گروہی اور شخصی مفادات سے بے نیاز ہو کر اس کے کسی حل پر اتفاق پیدا کریں۔ اس کا تعلق خارجہ امور سے ہے اور وفاق سے بھی۔ اگر مرکز اور صوبہ باہم متصادم ہوں تو یہ معاملہ حل نہیں ہو سکتا۔ شخصی اور گروہی مفادات کا تحفظ بھی فطری ہے مگر کبھی ایسا وقت بھی آتا ہے جب ہمیں ترجیحات کا تعین کرنا پڑتا ہے۔ اگر ہم یہ نہیں کر سکے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ذہنی اور اخلاقی طور پر بانجھ ہیں۔ پاراچنار کا حادثہ اپنے اندر یہ امکان رکھتا ہے کہ قومی سطح پر فرقہ واریت کو ہوا دے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: QUDRAT QUETTA

Bullet No. 6 Dated: 24 NOV 2024 Page No. 17

بلوچستان میں فوجی آپریشن کا فیصلہ

وزیراعظم پاکستان کی زیر صدارت نیشنل ایکشن پلان کی ایپکس کمیٹی کے اجلاس کا اعلامیہ جاری کر دیا گیا ہے۔ اس کے مطابق ملک کے اندر امن و امان کی صورتحال مذہبی انتہا پسندی اور دہشت گردی سے نمٹنے کے بارے میں شرکا کو آگاہ کیا گیا۔ اعلامیہ کے مطابق چیلنجز سے موثر طریقے سے نمٹنے کے لیے متحدہ سیاسی آواز اور مربوط قومی بیانے کی ضرورت کو تسلیم کیا گیا۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ ''عزم استحکام'' کے فریم ورک کے تحت قومی انسداد دہشت گردی مہم کو دوبارہ متحرک کرنے کے لیے سیاسی جماعتوں کی حمایت اور مکمل قومی اتفاق رائے بہت ضروری ہے۔ اعلامیہ کے مطابق ایپکس کمیٹی نے بلوچستان میں دہشت گرد تنظیموں کے خلاف ایک جامع فوجی آپریشن کی منظوری دی۔ ایپکس کمیٹی کا بلوچستان میں فوجی آپریشن کا فیصلہ کوئی نیا نہیں ہے بلکہ طویل عرصے سے بلوچستان میں فوجی آپریشن جاری ہے۔ ایپکس کمیٹی کی یہ رائے بالکل درست ہے کہ فوجی آپریشن کی کامیابی کے لیے قومی اتفاق رائے ضروری ہے اگر حکمران قومی اتفاق رائے کے بارے میں سنجیدہ ہیں تو ان کو بلوچستان میں طویل آپریشنز کا غیر جانبدار تجزیہ پاکستانی قوم کے سامنے پیش کرنا چاہیے تاکہ ان کو یہ احساس دلایا جا سکے کہ بلوچستان میں فوجی آپریشن کے مثبت نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ پاکستان کے عوام کے لیے یہ بات انتہائی تشویش ناک ہے کہ بلوچستان میں آئے دن معصوم شہریوں جن میں محنت کش، کوئلے کی کانوں میں کام کرنے والے مزدور، کاریگر، انجینئرز، ٹرک ڈرائیور اور دوسرے صوبوں سے تعلق رکھنے والے معصوم شہری دہشت گردی کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں۔ کوئٹہ میں ہونے والا دہشت گردی کا واقعہ انتہائی المناک اور افسوسناک ہے۔ علیحدگی پسند تنظیمیں محنت کش افراد پر حملے کر کے اپنے ہی طبقے کو کمزور کر رہی ہیں ان کا ٹارگٹ مظلوم نہیں بلکہ ظالم لٹیرے ہونے چاہئیں۔ سیاسی معاشی اور سماجی علوم کے ماہرین کے مطابق بلوچستان میں دہشت گرد تنظیمیں طویل عرصے سے پائے جانے والے احساس محرومی سے فائدہ اٹھا رہی

قیوم نظامی

ہیں۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ بلوچستان کے عوام آج بھی دوسرے صوبوں کے مقابلے میں پسماندہ ہیں۔ اس صوبے میں تعلیم کی شرح سب سے کم ہے۔ بلوچستان کے عوام کو سماجی انصاف اور مساوی مواقع میسر نہیں ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا قومی وسائل کی منصفانہ تقسیم کے بغیر مایوسی اور احساس محرومی کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کی منظوری کے باوجود عوام کے احساس محرومی میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے کیونکہ ان کے صوبائی وسائل کی لوٹ مار آج بھی جاری ہے۔ پاکستان کی ہر وفاقی حکومت بلوچستان میں اپنا مقدمہ عوام کے سامنے دلیل کے ساتھ پیش کرنے سے قاصر رہی ہے۔ بلوچستان میں جو ترقی ہو رہی ہے پاکستان کا میڈیا حیران کن طور پر اس کو عوام کے سامنے نہیں لا رہا۔ وفاقی حکومت اس سلسلے میں بھی نااہلی اور ناکامی کا شکار ہے۔ اگر پاکستان کا الیکٹرانک میڈیا بلوچستان کے ترقیاتی منصوبوں کی تشہیر کرے تو بلوچستان کے عوام کے احساس محرومی کو کافی حد تک کم بھی کیا جا سکتا ہے۔ باوثوق ذرائع کے مطابق بلوچستان کے سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جو قوم پرست لیڈر ہیں انہوں نے علیحدگی پسندوں سے سنجیدہ مذاکرات کی پوری کوشش کی تھی مگر انکی ان کوششوں کو کامیاب نہ ہونے دیا گیا۔ بلوچستان کی صورتحال اس قدر کشیدہ ہو گئی ہے کہ پاکستان کے آئینی نظام کو تسلیم کرنے والے بلوچ لیڈر اختر مینگل عاجز آ کر قومی اسمبلی سے مستعفی ہونے اور ملک چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ وفاقی حکومت نے 26 ویں آئینی ترمیم کی منظوری کے لیے جس شرمناک طریقے سے اختر مینگل کی جماعت کے سینیٹروں کو توڑا ہے کیا اسکے بعد آئین اور جمہوریت پر بلوچ عوام کا اعتماد مزید متزلزل اور ان کی احساس محرومی میں اضافہ نہیں ہوگا۔ ایسے اقدامات کے بعد پاکستان اور بلوچستان کے عوام کو علیحدگی پسند دہشت گردوں کے خلاف کیسے متحد کیا جا سکتا ہے۔ حیران کن امر یہ ہے کہ اب یونیورسٹیوں کے پڑھے لکھے درمیانے طبقات کے طالب علم بھی علیحدگی پسند تنظیموں سے منسلک ہو رہے ہیں جو وفاقی حکومت کی پالیسیوں کی ناکامی کا کھلا ثبوت ہے۔ سی پیک منصوبے کے مرکز اور منسلک شہر گوادر کی حالت زار کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔ ایک سروے کے مطابق گوادر کے صرف 21 فیصد بچوں کو بیماریوں سے بچاؤ کے ٹیکے لگائے گئے ہیں۔ 25 فیصد بچے سکولوں سے باہر ہیں جن میں 46 فیصد بچیاں ہیں۔ گوادر کے 50 فیصد سکولوں میں پانی اور ٹوائلٹ کی سہولتیں میسر نہیں ہیں۔ صرف پانچ فیصد مکانات پختہ ہیں جبکہ باقی سب مکانات کچی مٹی سے بنائے گئے ہیں۔ صرف 18 فیصد گھروں کو سوئی گیس کی سہولت حاصل ہے جبکہ باقی سب لکڑیاں جلا کر اور تیل استعمال کر کے کھانا تیار کرتے ہیں۔ گوادر کے شہریوں کی اکثریت سمندر سے مچھلیاں پکڑ کر گزارا کرتی ہے مگر افسوس کی بات ہے کہ ان کو مچھلیاں پکڑنے کے لیے مناسب سہولتیں بھی فراہم نہیں کی گئیں بلکہ رکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں۔ گوادر کے ملحقہ مقامات سے لوگ جدید مشینری لے کر آتے ہیں اور مچھلیاں پکڑ کر لے جاتے ہیں۔ گوادر کی ملحقہ زمینوں پر گوادر سے باہر سے آئے ہوئے لوگ قبضے کر رہے ہیں اور اربوں روپے کما رہے ہیں۔ گوادر کے نوجوانوں کو ہنر سکھانے کے لیے تربیتی مرکز بھی قائم نہیں کیے گئے۔ گوادر کے شہریوں اور ریاست کے درمیان عدم اعتماد کی فضا قائم ہے گوادر کے عوام نے کئی بار ''حق دو تحریک'' کے نام سے اپنے حقوق کا مطالبہ کیا مگر ہر مرتبہ اسے ریاستی طاقت سے کچل دیا گیا۔ گوادر میں امن و امان کی صورتحال انتہائی مخدوش ہے۔ صوبائی اور وفاقی حکومتیں اگر گوادر کے عوام کو بنیادی حقوق دینے پر رضامند ہو جائیں تو حالات سازگار ہو سکتے ہیں۔ گوادر اور بلوچستان کے دیگر علاقوں میں مقامی حکومتوں کو مضبوط اور مستحکم بنا کر اور انہیں سیاسی مالی اور انتظامی اختیارات منتقل کر کے ہی بلوچ عوام کو مطمئن کیا جا سکتا ہے۔ کیا پاکستان کے وزیراعظم اور ایپکس کمیٹی کے ارکان پاکستانی قوم کو بتا سکتے ہیں؟ کہ سٹیٹس کو برقرار رکھ کر قومی اتفاق رائے کیسے قائم کیا جا سکتا ہے۔ عوام کی رائے کا احترام کیے بغیر اور ان کو بنیادی انسانی حقوق دیے بغیر دہشت گردی کے خلاف قومی اتفاق رائے کا خواب احمقوں کی جنت میں رہنے کے مترادف ہے۔ بلوچ عوام کے وسائل کی لوٹ مار کرنے والوں میں وفاقی صوبائی حکمران اشرافیہ اور قبائلی سردار شامل ہیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالی عنہما کے ادوار میں مسلم فوج کے سپہ سالار خود جنگوں کی قیادت کرتے تھے۔ پاکستان میں اس اسلامی اصول پر عمل شروع کر دیا جائے تو مثبت اور خوشگوار نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ بلوچستان کی صوبائی حکومت کو ''وائس آف بلوچستان'' کے نام سے ایک ٹی وی چینل شروع کرنا چاہیے تاکہ حکومتی کارکردگی بلوچ عوام تک پہنچ سکے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: QUDRAT QUETTA

Bullet No. 6   Dated: 24 NOV 2024   Page No. 18

دہشت گردی کا حقیقی خطرہ

مخدوم ارشد حسین

پاکستان 2001 سے حالت جنگ میں ہے، پاک فوج نے لازوال قربانیوں کی داستان رقم کر کے ملک میں جو امن قائم کیا تھا کچھ اندرونی وبیرونی قوتیں اپنے مذموم مقاصد کے حصول کی خاطر اس کو سبوتاژ کرنے کی کوششوں میں معروف ہیں۔ بلوچستان میں گزشتہ 8 ماہ کے دوران دہشت گردی کے کئی واقعات میں 120 افراد جان کی بازی ہار گئے جبکہ سینکڑوں زخمی ہوئے ہوئے۔ اگست' ستمبر اور اکتوبر دہشت گردی کے واقعات کے حوالے سے بد ترین ماہ ثابت ہوئے ہیں۔ بلوچستان میں دہشت گردی کے واقعات کا بنیادی ہدف عام شہری' مزدور اور مسافر ہیں۔ دہشت گرد گاڑیوں کو ویرانے میں روک کر مسافروں پر حملے' ترقیاتی سرگرمیوں کے کارکنوں اور کوئلے کی کانوں کے محنت کشوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ ہماری مشرقی اور مغربی سرحدوں پر واقع دو ممالک پاکستان کے خلاف دہشت گردی اور سازشوں کا مرکز بن چکے ہیں۔ امریکہ' بھارت اور دیگر ممالک کے اس خطے کے حوالے سے مفادات کسی سے پوشیدہ نہیں بھارت کی پاکستان دشمنی پوری دنیا پر عیاں ہے وہ پاکستان میں ہونے والی دہشت گردی میں پوری طرح ملوث ہے جس کے ثبوت بھی موجود ہیں۔ بھارت اپنے مکروہ عزائم کی تکمیل کے لئے پاکستان میں دہشت گردوں کی ہر قسم کی معاونت کر رہا ہے اس بارے اقوام متحدہ میں پاکستان کا پیش کردہ ڈوزیئر موجود ہے جس میں تمام تفصیلات شواہد اور ثبوتوں کے ساتھ درج ہیں لیکن افسوس ابھی تک اقوام عالم نے بھارت کے خلاف کوئی ٹھوس اقدامات نہیں کئے اور وہ آج بھی پاکستان میں دہشت گردی کو فروغ دینے کے لئے کوشاں ہے۔ بدنام زمانہ بھارتی خفیہ ایجنسی (را) اور این ڈی ایس کے ڈانڈے آج بھی ملتے نظر آ رہے ہیں اور ٹی ٹی پی ودیگر کالعدم دہشت گرد گروپوں کو ان کی بھرپور تائید حاصل ہے۔ پاکستان کو معلوم ہے کہ افغان سرزمین کا استعمال کیسے کیوں اور کہاں سے ہو رہا ہے مگر طالبان انتظامیہ ان کے خلاف آپریشن سے گریزاں ہے اور اس کی بڑی وجہ دہشت گرد گروپوں کے ساتھ طالبان انتظامیہ کا فکری اور فطری تعلق ہے۔ اس پیچیدہ صورت حال میں سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ ہم خود کہاں کھڑے ہیں؟۔ کسی بھی ملک میں دہشت گردی معاشرے پر دیرپا اثرات مرتب کرتی ہے پاکستان مخالف قوتیں شرپسندی کو ہوا دے کر ملک کو کھوکھلا کرنے کی منصوبہ بندی پر عمل پیرا ہیں۔ دہشت گردی کی نئی لہر کے ذریعے ملک میں خوف وہراس پیدا کرنے اور غیر ملکی سرمایہ کاری کا راستہ روکنے کی بھی بھرپور کوشش کی جا رہی ہے۔ بلوچستان اربوں ڈالر کے چین ' پاکستان اقتصادی راہداری کا اہم ترین روٹ ہے۔ بلوچ عوام کے حقوق اور بلوچستان کی ترقی کے لئے اعلانات تو کئی بار کئے گئے ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اس سلسلے میں ہونے والی پیش رفت کی رفتار بہت سست ہے اس صورت حال کا فائدہ بلوچستان میں موجود علیحدگی پسند عناصر بھی اٹھا رہے ہیں جبکہ بھارت سمیت کئی ممالک بھی اس سلسلے میں اپنا منفی کردار بھرپور طریقے سے ادا کر رہے ہیں۔ افغانستان سے اس کے پڑوسی ممالک میں سب سے طویل 2600 کلومیٹر سے زائد کی سرحد پاکستان کے ساتھ ہے اسمیں 1468 کلومیٹر طویل سرحد پاکستان کے صوبہ بلوچستان کے ساتھ ہے۔ بلوچستان کے ساتھ اس طویل سرحد پر افغانستان کے چار صوبے ہلمند 'قندھار' نمروز اور زابل لگتے ہیں۔ ایسے میں کچھ عرصہ سے سیاسی اور دفاعی تجزیہ نگار ماضی کی طرح اس مرتبہ بھی افغانستان کی صورت حال کا براہ راست اثر بلوچستان پر پڑنے کے جن خدشات کا اظہار کر رہے تھے وہ درست ثابت ہو رہے ہیں۔ مزاحمتی سیاست کے پلیٹ فارم سے متاثر ہو کر زمانہ طالب علمی میں کئی نوجوان بھٹک گئے اور انہیں لگا کہ بلوچستان کے سیاسی' معاشی اور سماجی مسائل کا حل پہاڑوں میں بیٹھ کر ریاست کے خلاف لڑنا ہے اور یوں کئی نوجوان ریاست اور اپنے ہی قوم کے خلاف بندوق اٹھانے لگے جس سے بلوچستان کے سیاسی' معاشی اور سماجی مسائل سلجھنے کے بجائے مزید الجھتے چلے گئے۔ بلوچ عوام کی محرومیوں' مایوسیوں اور پسماندگی نے عوامی اور سیاسی حلقوں میں جس ناخوشگوار ردعمل کو جنم دیا' ماضی کے حکمرانوں کی جانب سے اسے نظر انداز کرنے کے نتیجے میں آج صورت حال تشویش ناک ہو چکی ہے۔ حکومت کو درپیش مسائل اور چیلنجز کا حقیقت پسندانہ تجزیہ کیا جائے تو ملک گیر سطح پر ہونے والے دہشت گردی اور مالیاتی بحران کے بعد بلوچستان کا مسئلہ سر فہرست دکھائی دیتا ہے۔ بلوچستان میں پاک چین اقتصادی راہداری منصوبے نے بھی ملک دشمن عناصر کی نیندیں اڑا رکھی ہیں۔ دو ملکوں کے درمیان تجارتی مقاصد کے لئے بنائے جانے والے اس منصوبے سے وسط ایشیائی ملکوں سمیت دنیا کے تقریبا 60 ممالک فائدہ اٹھائیں گے۔ گوادرہ ڈیپ سی پورٹ کی تعمیر اور پاکستان کی معیشت پر اس کے گہرے اثرات کے ساتھ وسط ایشیاء سے اقتصادی تعلقات شاندار مستقبل اور ایشیائی خطے کی سیاست میں پاکستان کو جس مقام پر لے جائیں گے وہ بھارت اور دیگر عالمی طاقتوں کو قبول نہیں اس لئے انہوں نے بلوچستان کو اپنا ہدف بنا رکھا ہے۔ وقت آ گیا ہے کہ پاکستان اپنے معاملات میں کسی کو مداخلت نہ کرنے دے اور ان قوتوں کا خاتمہ کیا جائے جو پاکستان کے حقیقی چہرے اور معاشرے کو مسخ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے فوجی آپریشن مسئلے کے حل کا ایک اہم حصہ ہے لیکن جب تک دہشت گردی کے اسباب کو سمجھ کر سویلین حکومت اور ادارے اس کے سیاسی' معاشرتی اور مذہبی حل کے لئے طویل مدتی منصوبہ بندی نہیں کریں گے' دہشت گردی کا خاتمہ ممکن نہیں۔ فوج کی تربیت دشمن سے لڑنے اور اسے ختم کرنے کے لئے ہوتی ہے کسی بھی درست یا غلط نظریئے کو ختم کرنا ریاست کے دیگر اداروں کا کام ہے۔ فوج' پولیس اور سیکورٹی ادارے کسی جگہ موجود دہشت گردوں کو گرفتار یا ختم تو کر سکتے ہیں لیکن جب تک دہشت گردی کو جنم دینے والی وجوہات باقی رہیں گی یہ مسئلہ بھی جوں کا توں رہے گا۔

اس حقیقت سے بھی انکار ممکن نہیں کہ پاکستان میں ہونے والی دہشت گردی میں بیرونی ہاتھ کا ہمیشہ سے کردار رہا ہے لیکن ان بیرونی ہاتھوں کو سہولت کار ملک کے اندر سے ہی ملتے ہیں۔ دہشت گردی کی اس نظریاتی لڑائی میں ملک کے علماء کرام اور مذہبی طبقے کو آگے بڑھ کر ریاست کی بقاء کے لئے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ دنیا کا کوئی بھی مذہب بے گناہ لوگوں کی جانیں لینے کی اجازت نہیں دیتا جبکہ اسلام تو ہی فلاح کا دین ہے مگر کچھ انتہاء پسند تنظیمیں اپنی تنگ نظری کی وجہ سے دہشت گردی اور خوف وہراس کا سبب بن رہی ہیں جن کے ساتھ آہنی ہاتھوں سے نمٹنا ناگزیر ہو چکا ہے۔ سرحد پار سے سیکورٹی فورسز پر حملوں میں اضافہ اور ملک کے اندر دہشت گردی کی نئی لہر پاکستان کے لئے جن خدشات وخطرات کو جنم دے رہی ہے ہمیں اس سے ایک لمحہ کے لئے بھی آنکھیں بند نہیں کرنی چاہیے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامه
حکومت بلوچستان

Daily Century Express Quetta

Bullet No. 6

Dated: 24 NOV 2024

Page No. 19

دہشت گردی کے خلاف حکمت عملی کے تضادات

مکالمہ

سلمان عابد
salmanabidpk@gmail.com

دہشت گردی ایک قومی مسئلہ ہے مگر ہماری سیاسی، انتظامی اور ریاستی حکمت عملی میں تضادات اور اندرونی سہولت کاری کی وجہ سے پاکستان اس سے نمٹ نہیں پا رہا ہے۔ ہم دہشت گردی کے خلاف جنگ کے حوالے کئی معاملات میں الجھے ہوئے نظر آتے ہیں یا ہماری حکمت عملیوں میں ابہام کا پہلو غالب ہے۔ ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ کچھ لوگ اس کا علاج مذاکرات سمجھتے ہیں جب کہ کچھ لوگ طاقت کے استعمال کے حق میں ہیں۔ یوں کوئی موثر حکمت عملی تیار ہوئی بھی ہے تو اندرونی مفاداتی تضادات، سوچ و فکر کے تضادات کے باعث ناکامی سے دوچار ہوئی ہے۔ بلوچستان اور خیبر پختونخواہ میں جو دہشت گردی کی لہر ہے اس نے کئی پہلوؤں کو آشکار کیا ہے۔ وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں کا کردار مربوط نہیں ہے۔ بلوچستان خصوصا خیبر پختونخوا کی صوبائی حکومت کا دہشت گردی کے خلاف عزم اور کمٹمنٹ کمزور ہے جب کہ وفاقی حکومت بھی سیاسی پوائنٹ اسکورنگ کرتی ہے۔

وزیر اعظم کی صدارت میں ہونے والے ایپکس کمیٹی کے اجلاس میں سول اور فوجی قیادت نے مل کر "بلوچستان میں دہشت گردوں سمیت دہشت گرد تنظیموں" کے خلاف ایک بڑے آپریشن کی منظوری دی۔ دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے نیکٹا کو فعال کرنا، قومی و صوبائی انٹیلی جنس خطرات کے جائزہ کے لیے سینٹرز کا قیام اور ایپکس کمیٹیوں کی بنیاد پر ضلعی رابطہ کمیٹیاں قائم کرنے پر اتفاق بھی کیا گیا۔ بلوچستان اور خیبر پختونخواہ میں تواتر کے ساتھ دہشت گردی کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ سیکیورٹی اداروں کے اہلکاروں اور سیکیورٹی تنصیبات کو منظم طریقے سے نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ دہشت گردی کی ان وارداتوں میں سیکیورٹی اداروں کے جوانوں اور افسران کی شہادت کی اطلاعات تواتر سے آرہی ہیں۔ دہشت گرد عام لوگوں کو نشانہ بناتے ہیں، صوبائی منافرت پھیلانے کے لیے دوسرے صوبوں خصوصا پنجاب کے باشندوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے جب کہ فرقہ وارانہ نفرت اور فساد کو ہوا دینے کے لیے بھی دہشت گردی کی جا رہی ہے۔ دہشت گردوں کے ماسٹر مائنڈز کی یہ حکمت عملی نئی نہیں ہے۔ اب جو کچھ خیبر پختونخوا کے ضلع کرم کے صدر مقام پاراچنار سے پشاور جانے والی گاڑیوں پر دہشت گردوں نے حملہ کیا جس میں 45 سے زیادہ افراد کی شہادت ہوئی۔ اس واردات نے خیبر پختونخوا کے مجموعی سیکیورٹی نیٹ ورک پر سوالات کھڑے کردیے ہیں۔ خیبر پختونخوا کا ضلع کرم پچھلے ایک برس شدید بدامنی، دہشت گردی اور قبائلی منافرت اور فرقہ واریت کا شکار ہے۔ اس علاقہ میں پچھلے چند ماہ میں 75 سے زیادہ افراد کی اموات ہوئی ہیں لیکن مسائل کو ہر حل کرنے کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوسکی ہے۔ وفاقی حکومت کے اپنے مسائل ہیں جب کہ خیبر پختونخوا کی حکومت سوائے چند جرگوں کے انعقاد کچھ نہیں کرسکی۔ ادھر ایسی اطلاعات بھی ہیں کہ افغان طالبان اور کالعدم ٹی ٹی پی بھی ان فسادات میں شریک ہوچکی ہے۔ جس کی وجہ سے حالات زیادہ خراب ہو رہے ہیں۔ اگر مقامی قبائلی تنازعات یا فرقہ وارانہ مسائل میں افغان کنکشن برقرار رہا تو علاقے کے عوام کو بھاری قیمت ادا کرنا ہوگی۔

ہمارے یہاں جو دہشت گردی ہو رہی ہے یا دہشت گردوں کی جو سرپرستی کی جاتی ہے، اس میں خارجی یا علاقائی عوامل کار فرما ہیں۔ یہ بات درست بھی ہو تو تب بھی یہ ہماری ریاستی، حکومتی اور ادارجاتی پہلوؤں کی ناکامی کو عیاں کرتی ہے۔ بنیادی مسئلہ اندرونی سہولت کاری اور مالی فنانسنگ جاری رہنا ہے۔ ہمیں ریاست کی رٹ کو چیلنج کرنے والوں، دہشت گردوں اور ان کے اندرونی سہولت کاروں سے کوئی رعایت نہیں کرنی اور ان کو کڑی سزا بھی دینی ہے۔ لیکن اس مقصد کے حصول کے لیے ہمیں وفاقی، صوبائی حکومتوں، انتظامی مشینری، پاپولر سیاسی قیادت میں عزم کا فقدان نظر آتا ہے۔ اندورنی سہولت کاری کے خاتمے کے لیے کچھ نہیں کیا جا رہا۔ سیاسی قیادت اور ملک کی مذہبی قیادت محض خاموش تماشائی بن کر ریاست کے وسائل کھا رہی ہے۔ یہ بااثر مفت خور طبقہ نجی مجالس میں کھل کر نظریاتی ابہام پیدا کرتا ہے۔ اپنے آپ کو بچانے کے لیے عوام میں یہ بیانیہ پھیلاتا ہے کہ دہشت گردی سے نمٹنے کی پالیسی کا اختیار ہمارے پاس نہیں بلکہ طاقت کے مراکز کے پاس ہے۔ یعنی سیاسی قیادت دہشت گردی کے خلاف جنگ لڑنے میں سنجیدہ نہیں بلکہ سیکیورٹی اداروں کو متنازعہ بنانے کی کوشش کرتی ہے۔ اسی وجہ سے ہم دہشت گردی کے خلاف جنگ میں وہ اہداف حاصل نہیں کر رہے جو ہم کرنا چاہتے ہیں۔ بلوچستان کا مسئلہ ہو یا خیبر پختونخوا کا، ایسے لگتا ہے کہ ہم فکری تضادات کا شکار ہیں۔ ان صوبوں کی مقامی سیاسی قیادت کبھی جرگوں کی آڑ لے کر سیکیورٹی اداروں کو آپریشن کرنے سے روکتی ہے اور کبھی صوبائیت کا لبادہ اوڑھ کر قوم پرستی کے نعرے کے پیچھے چھپنے کی کوشش کرتی ہے۔ صوبائی قیادت اپنی نااہلی، موقع پرستی کو چھپانے کے لیے سارا ملبہ مرکز پر ڈالنے کی دانستہ کوشش کرتی ہے۔ ریاستی اور حکومتی سطح پر اس نقطہ پر غور ہونا چاہیے کہ ہم اس جنگ سے نمٹنے کے لیے کس حد تک اپنے سیاسی فورمز، پارلیمنٹ اور سیاسی و مذہبی سطح پر موجود اہل دانش کو بطور حکمت عملی اختیار کر رہے ہیں۔ دہشت گردوں کا خاتمہ اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک پاکستان کی سیاسی قیادت اور بزنس کمیونٹی اپنی سمت درست نہیں کرتی اس جنگ میں جب تک ریاست کے تمام سیاسی و کاروباری اسٹیک ہولڈرز، بیوروکریسی، پارلیمنٹ، عدلیہ اور شہری اپنی اپنی سطح پر براہ راست کردار ادا نہیں کریں گے، ہماری کامیابی ممکن نہیں۔ دہشت گرد بنیادی طور پر ریاستی و حکومتی داخلی ناکامیوں اور خلیج سمیت مختلف نوعیت کی سیاسی، سماجی، مذہبی یا معاشرتی تقسیم کا فائدہ اٹھا کر ریاست کی رٹ کو چیلنج کر کے اپنی رٹ کو قائم کرتے ہیں۔ دہشت گردی کا مسئلہ گھمبیر ہوگیا ہے اور اس کا حل کوئی آسان نہیں بلکہ یہ تقاضہ کرتا ہے کہ ہمیں مختلف سطح کی حکمت عملیوں کے ساتھ آگے بڑھنا ہوگا۔ اس اہم مسئلہ پر فوری طور پر تمام پارلیمانی اور غیر پارلیمانی جماعتوں پر مشتمل کانفرنس بلائی جائے۔ ایک مسئلہ افغانستان بھی ہے، طالبان قیادت ٹی ٹی پی کے معاملے پر ہی نہیں بلکہ دیگر امور میں بھی پاکستان کے مفادات کے برعکس حکمت عملی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ ہم اس اہم مسئلہ پر کوئی بڑی سفارتی کامیابی بھی حاصل نہیں کرسکے ہیں، وجہ بھی داخلی تضادات ہیں۔ پاکستان کے اندر رہنے والا ایک بااثر اور باوسائل گروہ اپنی بقا اور اختیار کے لیے افغانستان اور طالبان کو اپنے ہی ملک کے خلاف ایک پریشر کے طور پر استعمال کر رہا ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 6

Daily: MASHRIQ QUETTA

Dated: 24 NOV 2024

Page No. 20

فریاد بلوچستان یا فکر یاراں

دعوت فکر

سرفراز احمد بگٹی

حامد میر صاحب کا آرٹیکل پڑھا جس کا موضوع فریاد بلوچستان تھا اس آرٹیکل کا جواب دینے کا فیصلہ کیا کیونکہ ریاست یا کسی بھی فرد یا حکومت کے خلاف یک طرفہ بیانیہ اس لئے بنتا ہے کہ ہم سیاستدان اکثر درگذر سے کام لیتے ہیں اور حامد میر صاحب ایک سے زائد مرتبہ اس کا فائدہ اٹھا چکے ہیں اس لئے اس بات پر نکتہ بہ نکتہ جواب دینے کی ضرورت ہے تاکہ تاریخ میں یک طرفہ بیانیہ بنانے کی بجائے تاریخ کے اوراق پر متبادل بیانیہ موجود رہے۔ میر صاحب نے اپنے آرٹیکل کی بتداء ہی ''ادب'' اور ''بے ادب'' کی اصطلاح سے کی ہے اور اس کیلئے ڈاکٹر مالک بلوچ کی تصنیف کا سہارا لیا ہے اب ڈاکٹر مالک بلوچ صاحب باادب باقی بلوچستان کے دیگر سیاستدان بے ادب ہوں گے لیکن ان کی فہرست میں کیا صرف وہ لوگ بے ادب ہیں جو بلوچستان میں پاکستان کی بات کرتے ہیں یا میر صاحب کے کچھ پرانے مہربان بھی شامل ہیں یا نہیں اس کی وضاحت ضروری ہے تاکہ بلوچستان کے بے ادب سیاستدانوں کی فہرست بھی مرتب اور مستند ہو جائے اب ڈاکٹر مالک صاحب کے دور کے مذاکرات کی کہانی ایک بیانیہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے مذاکرات شروع کئے جنہیں ڈی ریل کیا گیا کیا ان مذاکرات کی منظوری بلوچستان کابینہ نے دی تھی؟ کیا کبھی ان مذاکرات پر بلوچستان اسمبلی میں بحث ہوئی؟ اور سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے صرف براہمدغ بگٹی اور خان آف قلات کے علاوہ اور کس بلوچ رہنماء سے بات چیت یا مذاکرات کئے؟ اگر صرف ان دو افراد سے مذاکرات کئے جا رہے تھے تو یہ کتنے موثر تھے اس کی حقیقت حال ہی میں 26 اگست 2024 کو نواب اکبر بگٹی کی برسی کے موقع پر طشت از بام ہو چکی ہے جب ڈیرہ بگٹی میں ایک پٹاخہ نہیں پھٹا لیکن بلوچستان کے مختلف علاقوں میں معصوم افراد کا قتل عام کیا گیا۔ اس وقت دہشتگردوں کے سربراہ ڈاکٹر اللہ نظر بشیر زیب، واحد قمبر، سمیت دیگر لوگوں سے مذاکرات کیوں نہیں کیئے گئے؟ حامد میر صاحب نے کالم میں لکھا کہ نواب اکبر خان بگٹی، ایوب خان کے حکم پر جیل بھیجے گئے ان کے حقائق کچھ یوں ہیں کہ نواب اکبر خان بگٹی کو کسی سیاسی مقدمے میں جیل نہیں ہوئی انہیں اپنے چچا ہیبتان خان کے قتل پر رائج الوقت قوانین کے تحت 302 کے مقدمے میں گرفتار کیا گیا ان کے اعترافی بیان کے بعد معزز عدالتوں سے سزا ہوئی اور پھر قبائلی رسم کے تحت لواحقین کے خاندان سے قتل کا تصفیہ کیا گیا۔ اب 2006 کے کچھ حقائق اگر حامد میر صاحب تھوڑی سے تحقیق کریں تو انہیں علم ہوگا کہ نواب اکبر خان بگٹی نے پٹھینی کے مقام پر 21 جون 2002 میں ریاست کے خلاف پہلا فراری کیمپ قائم کیا اور 2002 میں نواب اکبر خان بگٹی کی جماعت کے لوگ اسمبلیوں میں موجود تھے اس وقت بلوچستان میں کوئی فوجی آپریشن نہیں ہو رہا تھا نواب نوروز خان کے واقعے پر حامد میر اپنی مرضی کی تاریخ مرتب کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے ایک مہربان دوست سے پوچھیں کے زہری میں ایک قبیلے نے نواب نوروز خان سے مذاکرات کیلئے مولا کے مقام پر کیوں پڑاو ڈالا گیا تھا؟ اگر انہیں جواب نہ ملے تو میر صاحب کوئٹہ تشریف لائیں ہم انہیں اس مقام کا دورہ کروائیں گے حامد میر صاحب نے اس آرٹیکل میں میری ذات کو اس صورتحال کا بینیفشری قرار دیا ہے حامد میر صاحب جب آپ پر کراچی میں گولیاں برسائی گئیں اگر اس لمحے کوئی آپ کو ان گولیوں کا بینیفشری قرار دیتا تو آپ پر ایسے ہی گذرتی جیسے 380 قبیلے اور خاندان کے افراد کی جانیں دینے کے بعد آپ مجھے اس جنگ کا بینفیشری قرار دے رہے ہیں حامد میر صاحب آپ کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اپنی ذات پر ہونے والے جانی حملے اس کے علاوہ ہیں ان کا ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ میرا اور بلوچستان میں بسنے والے ہر محب وطن پاکستانی کا سینئر صحافیوں اور تجزیہ نگاروں سے ہمیشہ یہ گلہ رہتا ہے کہ دہشت گردوں کی طرف سے جب معصوم لوگوں کی قتل و غارت ہوتی ہے تو ان کیلئے اس طرح سے آواز بلند نہیں کی جاتی۔ حال ہی میں مستونگ اور تربت میں جس طرح معصوم بچوں کو نشانہ بنایا گیا اور موسیٰ خیل پنجگور اور دکی میں معصوم مسافروں اور مزدوروں کو نشانہ بنایا گیا اس پر میڈیا میں کیوں بات نہیں ہوئی ایسے واقعات کی مثال نہ تو بلوچ روایات میں موجود ہے اور نہ تاریخ میں اس طرح کے سیاہ کرتوت کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے بلوچستان کے حوالے سے میری جماعت پیپلز پارٹی مذاکرات کی داعی ہے لیکن مذاکرات کس کے ساتھ کریں اس حوالے سے ہم یا ہماری حکومت یا ہماری جماعت کنفیوز نہیں اگر ان مذاکرات کیلئے ڈاکٹر اللہ نظر بشیر زیب تیار ہیں تو ان سے مذاکرات ہو سکتے ہیں بصورت دیگر مذاکرات ان سے بے سود ہیں جن کی ملاقات سابق وزیر دفاع سے حامد میر صاحب نے خلیجی ملک میں کروائی تھی بلوچستان کے معاملات کو بات چیت کے ذریعے حل کرنے کی تجاویز دینے والوں کو ہماری روز اول کی بلوچستان اسمبلی میں کی گئی وہ بات چیت کیوں بھول جاتی ہے جس میں ہم نے پہلے ہی روز تمام افراد کو بات چیت کی دعوت دی؟ اگر کوئی بات چیت کے لیے تیار ہی نہیں اور پرتشدد راستے پر گامزن ہے تو کیا ریاست خاموش تماشائی بن کر بے گناہ مزدوروں اور عام پاکستانی کو شہید ہونے کے لئے ان کے رحم و کرم پر چھوڑ دے؟ آخر میں ایک نقطے پر آپ کی ستائش کہ آپ اور میں اس بات پر متفق ہیں کہ بلوچستان کی آزادی ممکن نہیں تو بلوچ قوم خود فیصلہ کرے کہ اس لاحاصل جنگ سے کیا حاصل ہوگا؟ ماسوائے بیگناہ لوگوں کے قتل و غارت اور بلوچستان کی ترقی میں رکاوٹ کے؟ آج نہیں تو چند سال بعد یہ ثابت ہو جائے گا کہ بلوچ اور بلوچستان کا خیر خواہ موجود حکومت ہے جو بلوچ بچوں اور بچیوں کو آکسفورڈ اور ہارورڈ یونیورسٹی بھیج رہی ہے یا وہ لوگ جو تعلیم یافتہ نوجوانوں کو تشدد کا راستہ دکھا رہے ہیں

حامد میر صاحب، بطور وزیر اعلیٰ میری آٹھ ماہ کی کارکردگی پر آپ جو تنقید برائے اصلاح کریں گے اسے سر بہ چشم قبول کریں گے لیکن جب جب آپ تاریخ کو مسخ کریں گے تو اس کا مدلل جواب انہی صفحات پر آپ کو ملے گا آج اس آرٹیکل میں حامد میر صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ اگر بلوچستان میں امن چاہتے ہیں تو یک طرفہ بیانیہ بنانے والوں کی حوصلہ شکنی کریں حقائق رپورٹ کریں۔ آئیں اس بلوچستان کی بہتری کیلئے اپنا اپنا کردار ادا کریں اور اس میں کون کتنا کامیاب ہوگا یہ فیصلہ تاریخ پر چھوڑ دیں اور آخر میں حامد میر صاحب سے کسی بھی ٹی وی چینل پر بلوچستان کے حوالے سے مذاکرہ کرنے کو تیار ہوں اس کی میزبانی خود حامد میر صاحب کریں یا سلیم صافی صاحب جیسے زیرک صحافی سے کروائیں۔

پاکستان ہمیشہ زندہ باد

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Baakhabar Quetta

Bullet No. 6 Dated 24 NOV 2024 Page No. 21

فریاد بلوچستان یا فکر یاراں

تحریر: سرفراز احمد بگٹی

روزنامہ جنگ میں حامد میر صاحب کا آرٹیکل پڑھا جس کا موضوع فریاد بلوچستان تھا اس آرٹیکل کا جواب دینے کا فیصلہ کیا کیونکہ ریاست یا کسی بھی فرد یا حکومت کے خلاف یک طرفہ بیانیہ اس لئے بنتا ہے کہ ہم سیاستدان اکثر درگذر سے کام لیتے ہیں اور حامد میر صاحب ایک سے زائد مرتبہ اس کا فائدہ اٹھا چکے ہیں اس لئے اس بات پر نکتہ بہ نکتہ جواب دینے کی ضرورت ہے تا کہ تاریخ میں یک طرفہ بیانیہ بنانے کی بجائے تاریخ کے اوراق پر متبادل بیانیہ موجود رہے میر صاحب نے اپنے آرٹیکل کی بتداء ہی ''ادب'' اور ''بے ادب'' کی اصطلاح سے کی ہے اور اس کیلئے ڈاکٹر مالک بلوچ کی تصنیف کا سہارا لیا ہے اب ڈاکٹر مالک بلوچ صاحب باادب باقی بلوچستان کے دیگر سیاستدان بے ادب ہوں گے لیکن ان کی فہرست میں کیا صرف وہ لوگ بے ادب ہیں جو بلوچستان میں پاکستان کی بات کرتے ہیں یا میر صاحب کے کچھ پرانے مہربان بھی شامل ہیں یا نہیں اس کی وضاحت ضروری ہے تا کہ بلوچستان کے بے ادب سیاستدانوں کی فہرست بھی مرتب اور مستند ہو جائے اب ڈاکٹر مالک صاحب کے دور کے مذاکرات کی کہانی ایک بیانیہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے مذاکرات شروع کئے جنہیں ڈی ریل کیا گیا کیا ان مذاکرات کی منظوری بلوچستان کابینہ نے دی تھی؟ کیا کبھی ان مذاکرات پر بلوچستان اسمبلی میں بحث ہوئی؟ اور سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے صرف براہمدغ بگٹی اور خان آف قلات کے علاوہ اور کس بلوچ رہنماء سے بات چیت یا مذاکرات کئے؟ اگر صرف ان دو افراد سے مذاکرات کئے جا رہے تھے تو یہ کتنے موثر تھے اس کی حقیقت حال ہی میں 26 اگست 2024 کو نواب اکبر بگٹی کی برسی کے موقع پر طشت از بام ہو چکی ہے جب ڈیرہ بگٹی میں ایک پٹاخہ نہیں پھٹا لیکن بلوچستان کے مختلف علاقوں میں معصوم افراد کا قتل عام کیا گیا۔ اس وقت دہشتگردوں کے سربراہ ڈاکٹر اللہ نظر بشیر زیب، واحد قمبر، سمیت دیگر لوگوں سے مذاکرات کیوں نہیں کیئے گئے؟ حامد میر صاحب نے کالم میں لکھا کہ نواب اکبر خان بگٹی، ایوب خان کے حکم پر جیل بھیجے گئے ان کے حقائق کچھ یوں ہیں کہ نواب اکبر خان بگٹی کو کسی سیاسی مقدمے میں جیل نہیں ہوئی انہیں اپنے چچا ہیبتان خان کے قتل پر رائج الوقت قوانین کے تحت 302 کے مقدمے میں گرفتار کیا گیا ان کے اعترافی بیان کے بعد معزز عدالتوں سے سزا ہوئی اور پھر قبائلی رسم کے تحت لواحقین کے خاندان سے قتل کا تصفیہ کیا گیا۔ اب 2006 کے کچھ حقائق اگر حامد میر صاحب تھوڑی سے تحقیق کریں تو انہیں علم ہوگا کہ نواب اکبر خان بگٹی نے پشینی کے مقام پر 21 جون 2002 میں ریاست کے خلاف پہلا فراری کیمپ قائم کیا اور 2002 میں نواب اکبر خان بگٹی کی جماعت کے لوگ اسمبلیوں میں موجود تھے اس وقت بلوچستان میں کوئی فوجی آپریشن نہیں ہو رہا تھا نواب نوروز خان کے واقعے پر حامد میر اپنی مرضی کی تاریخ مرتب کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے ایک مہربان دوست سے پوچھیں کے زہری میں ایک قبیلے نے نواب نوروز خان سے مذاکرات کیلئے مولا کے مقام پر کیوں پڑاؤ ڈالا گیا تھا؟ اگر انہیں جواب نہ ملے تو میر صاحب کوئٹہ تشریف لائیں ہم انہیں اس مقام کا دورہ کروائیں گے حامد میر صاحب نے اس آرٹیکل میں میری ذات کو اس صورتحال کا بینیفشری قرار دیا ہے حامد میر صاحب جب آپ پر کراچی میں گولیاں برسائی گئیں اگر اس لمحے کوئی آپ کو ان گولیوں کا بینیفشری قرار دیتا تو آپ پر ایسے ہی گذرتی جیسے 380 قبیلے اور خاندان کے افراد کی جانیں دینے کے بعد آپ مجھے اس جنگ کا بینیفشری قرار دے رہے ہیں حامد میر صاحب آپ کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اپنی ذات پر ہونے والے جانی حملے اس کے علاوہ ہیں ان کا ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ میرا اور بلوچستان میں بسنے والے ہر محب وطن پاکستانی کا سینئر صحافیوں اور تجزیہ نگاروں سے ہمیشہ یہ گلہ رہتا ہے کہ دہشت گردوں کی طرف سے جب معصوم لوگوں کی قتل و غارت ہوتی ہے تو ان کیلئے اس طرح سے آواز بلند نہیں کی جاتی۔ حال ہی میں مستونگ اور تربت میں جس طرح معصوم بچوں کو نشانہ بنایا گیا اور موسیٰ خیل پنجگور اور دکی میں معصوم مسافروں اور مزدوروں کو نشانہ بنایا گیا اس پر میڈیا میں کیوں بات نہیں ہوئی ایسے واقعات کی مثال نہ تو بلوچ روایات میں موجود ہے اور نہ تاریخ میں اس طرح کے سیاہ کرتوت کو نظرانداز کیا جاسکتا ہے بلوچستان کے حوالے سے میری جماعت پیپلز پارٹی مذاکرات کی داعی ہے لیکن مذاکرات کس کے ساتھ کریں اس حوالے سے ہم یا ہماری حکومت یا ہماری جماعت کنفیوز نہیں اگر ان مذاکرات کیلئے ڈاکٹر اللہ نظر بشیر زیب تیار ہیں تو ان سے مذاکرات ہوسکتے ہیں بصورت دیگر مذاکرات ان سے بے سود ہیں جن کی ملاقات سابق وزیر دفاع سے حامد میر صاحب نے خلیجی ملک میں کروائی تھی بلوچستان کے معاملات کو بات چیت کے ذریعے حل کرنے کی تجاویز دینے والوں کو ہماری روز اول کی بلوچستان اسمبلی میں کی گئی وہ بات چیت کیوں بھول جاتی ہے جس میں ہم نے پہلے ہی روز تمام افراد کو بات چیت کی دعوت دی؟ اگر کوئی بات چیت کے لیے تیار ہی نہیں اور پر تشدد راستے پر گامزن ہے تو کیا ریاست خاموش تماشائی بن کر بے گناہ مزدوروں اور عام پاکستانی کو شہید ہونے کے لئے ان کے رحم و کرم پر چھوڑ دے؟ آخر میں ایک نقطے پر آپ کی ستائش کہ آپ اور میں اس بات پر متفق ہیں کہ بلوچستان کی آزادی ممکن نہیں تو بلوچ قوم خود فیصلہ کرے کہ اس لاحاصل جنگ سے کیا حاصل ہوگا؟ ماسوائے بیگناہ لوگوں کے قتل و غارت اور بلوچستان کی ترقی میں رکاوٹ کے؟ آج نہیں تو چند سال بعد یہ ثابت ہو جائے گا کہ بلوچ اور بلوچستان کا خیر خواہ موجود حکومت ہے جو بلوچ بچوں اور بچیوں کو آکسفورڈ اور ہارورڈ یونیورسٹی بھیج رہی ہے یا وہ لوگ جو تعلیم یافتہ نوجوانوں کو تشدد کا راستہ دکھا رہے ہیں

حامد میر صاحب، بطور وزیر اعلیٰ میری آٹھ ماہ کی کارکردگی پر آپ جو تنقید برائے اصلاح کریں گے اسے سر بہ چشم قبول کریں گے لیکن جب جب آپ تاریخ کو مسخ کریں گے تو اس کا مدلل جواب انہی صفحات پر آپ کو ملے گا۔ آج اس آرٹیکل میں حامد میر صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ اگر بلوچستان میں امن چاہتے ہیں تو یک طرفہ بیانیہ بنانے والوں کی حوصلہ شکنی کریں حقائق رپورٹ کریں۔ آئیں اس بلوچستان کی بہتری کیلئے اپنا اپنا کردار ادا کریں اور اس میں کون کتنا کامیاب ہوگا یہ فیصلہ تاریخ پر چھوڑ دیں اور آخر میں حامد میر صاحب سے کسی بھی ٹی وی چینل پر بلوچستان کے حوالے سے مذاکرہ کرنے کو تیار ہوں اس کی میزبانی خود حامد میر صاحب کریں یا سلیم صافی صاحب جیسے زیرک صحافی سے کروائیں۔ پاکستان ہمیشہ زندہ باد

بشکریہ روزنامہ جنگ

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: AZADI QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 24 NOV 2024

Page No. 22

فریاد بلوچستان یا فکر یاراں

سرفراز احمد بگٹی

آج روزنامہ جنگ میں حامد میر صاحب کا آرٹیکل پڑھا جس کا موضوع فریاد بلوچستان تھا اس آرٹیکل کا جواب دینے کا فیصلہ کیا کیونکہ ریاست یا کسی بھی فرد یا حکومت کے خلاف یک طرفہ بیانیہ اس لئے بنتا ہے کہ ہم سیاستدان اکثر درگذر سے کام لیتے ہیں اور حامد میر صاحب ایک سے زائد مرتبہ اس کا فائدہ اٹھا چکے ہیں اس لئے اس بات پر نکتہ بہ نکتہ جواب دینے کی ضرورت ہے تاکہ تاریخ میں یک طرفہ بیانیہ بنانے کی بجائے تاریخ کے اوراق پر متبادل بیانیہ موجود رہے میر صاحب نے اپنے آرٹیکل کی بتداء لے ہی ''ادب'' اور ''بے ادب'' کی اصطلاح سے کی ہے اور اس کیلئے ڈاکٹر مالک بلوچ کی تصنیف کا سہارا لیا ہے اب ڈاکٹر مالک بلوچ صاحب باادب باقی بلوچستان کے دیگر سیاستدان بے ادب ہوں گے لیکن ان کی فہرست میں کیا صرف وہ لوگ بے ادب ہیں جو بلوچستان میں پاکستان کی بات کرتے ہیں یا میر صاحب کے کچھ پرانے مہربان بھی شامل ہیں یا نہیں اس کی وضاحت ضروری ہے تاکہ بلوچستان کے بے ادب سیاستدانوں کی فہرست بھی مرتب اور مستند ہوجائے اب ڈاکٹر مالک صاحب کے دور کے مذاکرات کی کہانی ایک بیانیہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے مذاکرات شروع کئے جنہیں ڈی ریل کیا گیا کیا ان مذاکرات کی منظوری بلوچستان کابینہ نے دی تھی؟ کیا کبھی ان مذاکرات پر بلوچستان اسمبلی میں بحث ہوئی؟ اور سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے صرف براہمدغ بگٹی اور خان آف قلات کے علاوہ اور کس بلوچ رہنماء لے سے بات چیت یا مذاکرات کئے؟ اگر صرف ان دو افراد سے مذاکرات کئے جارہے تھے تو یہ کتنے موثر تھے اس کی حقیقت حال ہی میں 26 اگست 2024 کو نواب اکبر بگٹی کی برسی کے موقع پر طشت از بام ہوچکی ہے جب ڈیرہ بگٹی میں ایک پٹاخہ نہیں پھٹا لیکن بلوچستان کے مختلف علاقوں میں معصوم افراد کا قتل عام کیا گیا۔ اس وقت دہشگردوں کے سربراہ ڈاکٹر اللہ نظر بشیر زیب، واحد قمبر سمیت دیگر لوگوں سے مذاکرات کیوں نہیں کیئے گئے؟ حامد میر صاحب نے کالم میں لکھا کہ نواب اکبر خان بگٹی، ایوب خان کے حکم پر جیل بھیجے گئے ان کے حقائق کچھ یوں ہیں کہ نواب اکبر خان بگٹی کو کسی سیاسی مقدمے میں جیل نہیں ہوئی انہیں اپنے چچا ہیبتان خان کے قتل پر رائج الوقت قوانین کے تحت 302 کے مقدمے میں گرفتار کیا گیا ان کے اعترافی بیان کے بعد معزز عدالتوں سے سزا ہوئی اور پھر قبائلی رسم کے تحت لواحقین کے خاندان سے قتل کا تصفیہ کیا گیا۔ اب 2006 کے کچھ حقائق اگر حامد میر صاحب تھوڑی سے تحقیق کریں تو انہیں علم ہوگا کہ نواب اکبر خان بگٹی نے پشینی کے مقام پر 21 جون 2002 میں ریاست کے خلاف پہلا فراری کیمپ قائم کیا اور 2002 میں نواب اکبر خان بگٹی کی جماعت کے لوگ اسمبلیوں میں موجود تھے اس وقت بلوچستان میں کوئی فوجی آپریشن نہیں ہورہا تھا نواب نوروز خان کے واقعے پر حامد میر اپنی مرضی کی تاریخ مرتب کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے ایک مہربان دوست سے پوچھیں کے زہری میں ایک قبیلے نے نواب نوروز خان سے مذاکرات کیلئے مولا کے مقام پر کیوں پڑاؤ ڈالا گیا تھا؟ اگر انہیں جواب نہ ملے تو میر صاحب کوئٹہ تشریف لائیں، ہم انہیں اس مقام کا دورہ کروائیں گے حامد میر صاحب نے اس آرٹیکل میں میری ذات کو اس صورتحال کا بینیفشری قرار دیا ہے حامد میر صاحب جب آپ پر کراچی میں گولیاں برسائی گئیں اگر اس لمحے کوئی آپ کو ان گولیوں کا بینیفشری قرار دیتا تو آپ پر ایسے ہی گذرتی جیسے 380 قبیلے اور خاندان کے افراد کی جانیں دینے کے بعد آپ مجھے اس جنگ کا بینیفشری قرار دے رہے ہیں حامد میر صاحب آپ کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اپنی ذات پر ہونے والے جانی حملے اس کے علاوہ ہیں ان کا ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ میرا اور بلوچستان میں بسنے والے ہر محب وطن پاکستانی کا سینئر صحافیوں اور تجزیہ نگاروں سے ہمیشہ یہ گلہ رہتا ہے کہ دہشت گردوں کی طرف سے جب معصوم لوگوں کی قتل و غارت ہوتی ہے تو ان کیلئے اس طرح سے آواز بلند نہیں کی جاتی۔ حال ہی میں مستونگ اور تربت میں جس طرح معصوم بچوں کو نشانہ بنایا گیا اور موسیٰ خیل پنجگور اور دکی میں معصوم مسافروں اور مزدوروں کو نشانہ بنایا گیا اس پر میڈیا میں کیوں بات نہیں ہوئی ایسے واقعات کی مثال نہ تو بلوچ روایات میں موجود ہے اور نہ تاریخ میں اس طرح کے سیاہ کرتوت کو نظر انداز کیا جاسکتا ہے بلوچستان کے حوالے سے میری جماعت پیپلز پارٹی مذاکرات کی داعی ہے لیکن مذاکرات کس کے ساتھ کریں اس حوالے سے ہم یا ہماری حکومت یا ہماری جماعت کنفیوز نہیں اگر ان مذاکرات کیلئے ڈاکٹر اللہ نظر بشیر زیب تیار ہیں تو ان سے مذاکرات ہوسکتے ہیں بصورت دیگر مذاکرات ان سے بے سود ہیں جن کی ملاقات سابق وزیر دفاع سے حامد میر صاحب نے خلیجی ملک میں کروائی تھی بلوچستان کے معاملات کو بات چیت کے ذریعے حل کرنے کی تجاویز دینے والوں کو ہماری روز اول کی بلوچستان اسمبلی میں کی گئی وہ بات چیت کیوں بھول جاتی ہے جس میں ہم نے پہلے ہی روز تمام افراد کو بات چیت کی دعوت دی؟ اگر کوئی بات چیت کے لیے تیار ہی نہیں اور پرتشدد راستے پر گامزن ہے تو کیا ریاست خاموش تماشائی بن کر بے گناہ مزدوروں اور عام پاکستانی کو شہید ہونے کے لئے ان کے رحم وکرم پر چھوڑ دے؟ آخر میں ایک نقطے پر آپ کی ستائش کہ آپ اور میں اس بات پر متفق ہیں کہ بلوچستان کی آزادی ممکن نہیں تو بلوچ قوم خود فیصلہ کرے کہ اس لا حاصل جنگ سے کیا حاصل ہوگا؟ ماسوائے بیگناہ لوگوں کے قتل و غارت اور بلوچستان کی ترقی میں رکاوٹ کے؟

آج نہیں تو چند سال بعد یہ ثابت ہوجائے گا کہ بلوچ اور بلوچستان کا خیر خواہ موجود حکومت ہے جو بلوچ بچوں اور بچیوں کو آکسفورڈ اور ہارورڈ یونیورسٹی بھیج رہی ہے یا وہ لوگ جو تعلیم یافتہ نوجوانوں کو تشدد کا راستہ دکھارہے ہیں

حامد میر صاحب، بطور وزیر اعلیٰ میری آٹھ ماہ کی کارکردگی پر آپ جو تنقید برائے اصلاح کریں گے اسے سر بہ چشم قبول کریں گے لیکن جب جب آپ تاریخ کو مسخ کریں گے تو اس کا مدلل جواب انہی صفحات پر آپ کو ملے گا۔ آج اس آرٹیکل میں حامد میر صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ اگر بلوچستان میں امن چاہتے ہیں تو یک طرفہ بیانیہ بنانے والوں کی حوصلہ شکنی کریں حقائق رپورٹ کریں۔ آئیں اس بلوچستان کی بہتری کیلئے اپنا اپنا کردار ادا کریں اور اس میں کون کتنا کامیاب ہوگا یہ فیصلہ تاریخ پر چھوڑ دیں اور آخر میں حامد میر صاحب سے کسی بھی ٹی وی چینل پر بلوچستان کے حوالے سے مذاکرہ کرنے کو تیار ہوں اس کی میزبانی خود حامد میر صاحب کریں یا سلیم صافی صاحب جیسے زیرک صحافی سے کروائیں۔

پاکستان ہمیشہ زندہ باد

(بشکریہ جنگ)

فریاد بلوچستان یا فکر یاراں

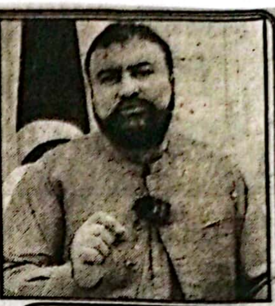

سرفراز احمد بگٹی

آج روزنامہ جنگ میں حامد میر صاحب کا آرٹیکل پڑھا جس کا موضوع فریاد بلوچستان تھا اس آرٹیکل کا جواب دینے کا فیصلہ کیا کیونکہ ریاست یا کسی بھی فرد یا حکومت کے خلاف یک طرفہ بیانیہ اس لئے بنتا ہے کہ ہم سیاستدان اکثر درگذر سے کام لیتے ہیں اور حامد میر صاحب ایک سے زائد مرتبہ اس کا فائدہ اٹھا چکے ہیں اس لئے اس بات پر نکتہ بہ نکتہ جواب دینے کی ضرورت ہے تاکہ تاریخ میں یک طرفہ بیانیہ بنانے کی بجائے تاریخ کے اوراق پر متبادل بیانیہ موجود رہے میر صاحب نے اپنے آرٹیکل کی بتدا ہی ادب اور بے ادب کی اصطلاح سے کی ہے اور اس کیلئے ڈاکٹر مالک بلوچ کی تصنیف کا سہارا لیا ہے اب ڈاکٹر مالک بلوچ صاحب باادب باقی بلوچستان کے دیگر سیاستدان بے ادب ہوں گے لیکن ان کی فہرست میں کیا صرف وہ لوگ بے ادب ہیں جو بلوچستان میں پاکستان کی بات کرتے ہیں یا میر صاحب کے کچھ پرانے مہربان بھی شامل ہیں یا نہیں اس کی وضاحت ضروری ہے تاکہ بلوچستان کے بے ادب سیاستدانوں کی فہرست بھی مرتب اور مستند ہو جائے اب ڈاکٹر مالک صاحب کے دور کے مذاکرات کی کہانی ایک بیانیہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے مذاکرات شروع کیے جنہیں ڈی ریل کیا گیا کیا ان مذاکرات کی منظوری بلوچستان کابینہ نے دی تھی؟ کیا کبھی ان مذاکرات پر بلوچستان اسمبلی میں بحث ہوئی؟ اور سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے صرف براہمدغ بگٹی اور خان آف قلات کے علاوہ اور کس بلوچ رہنما سے بات چیت یا مذاکرات کیے؟ اگر صرف ان دو افراد سے مذاکرات کیے جا رہے تھے تو یہ کتنے موثر تھے اس کی حقیقت حال ہی میں 26 اگست 2024 کو نواب اکبر بگٹی کی برسی کے موقع پر طشت ازبام ہو چکی ہے جب ڈیرہ بگٹی میں ایک پٹاخہ نہیں پھٹا لیکن بلوچستان کے مختلف علاقوں میں معصوم افراد کا قتل عام کیا گیا۔ اس وقت دہشتگردوں کے سربراہ ڈاکٹر اللہ نظر بشیر زیب، واحد قمبر، سمیت دیگر لوگوں سے مذاکرات کیوں نہیں کیئے گئے؟ حامد میر صاحب نے کالم میں لکھا کہ نواب اکبر خان بگٹی، ایوب خان کے حکم پر جیل بھیجے گئے ان کے حقائق کچھ یوں ہیں کہ نواب اکبر خان بگٹی کو کسی سیاسی مقدمے میں جیل نہیں ہوئی انہیں اپنے چچا ہیبتان خان کے قتل پر رائج الوقت قوانین کے تحت 302 کے مقدمے میں گرفتار کیا گیا ان کے اعترافی بیان کے بعد معزز عدالتوں سے سزا ہوئی اور پھر قبائلی رسم کے تحت لواحقین کے خاندان سے قتل کا تصفیہ کیا گیا۔ اب 2006 کے کچھ حقائق اگر حامد میر صاحب تھوڑی سے تحقیق کریں تو انہیں علم ہوگا کہ نواب اکبر خان بگٹی نے پشینی کے مقام پر 21 جون 2002 میں ریاست کے خلاف پہلا فراری کیمپ قائم کیا اور 2002 میں نواب اکبر خان بگٹی کی جماعت کے لوگ اسمبلیوں میں موجود تھے اس وقت بلوچستان میں کوئی فوجی آپریشن نہیں ہو رہا تھا نواب نوروز خان کے واقعے پر حامد میر اپنی مرضی کی تاریخ مرتب کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے ایک مہربان دوست سے پوچھیں کے زہری میں ایک قبیلے نے نواب نوروز خان سے مذاکرات کیلئے مولا کے مقام پر کیوں پڑاؤ ڈالا گیا تھا؟ اگر انہیں جواب نہ ملے تو میر صاحب کوئٹہ تشریف لائیں ہم انہیں اس مقام کا دورہ کروائیں گے حامد میر صاحب نے اس آرٹیکل میں میری ذات کو اس صورتحال کا بینیفشری قرار دیا ہے حامد میر صاحب جب آپ پر کراچی میں گولیاں برسائی گئیں اگر اس لمحے کوئی آپ کو ان گولیوں کا بینیفشری قرار دیتا تو آپ پر ایسے ہی گذرتی جیسے 380 قبیلے اور خاندان کے افراد کی جانیں دینے کے بعد آپ مجھے اس جنگ کا بینیفشری قرار دے رہے ہیں حامد میر صاحب آپ کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اپنی ذات پر ہونے والے جانی حملے اس کے علاوہ ہیں ان کا ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ میرا اور بلوچستان میں بسنے والے ہر محب وطن پاکستانی کا سینئر صحافیوں اور تجزیہ نگاروں سے ہمیشہ یہ گلہ رہتا ہے کہ دہشت گردوں کی طرف سے جب معصوم لوگوں کی قتل و غارت ہوتی ہے تو ان کیلئے اس طرح سے آواز بلند نہیں کی جاتی۔ حال ہی میں مستونگ اور تربت میں جس طرح معصوم بچوں کو نشانہ بنایا گیا اور موسی خیل پنجگور اور دکی میں معصوم مسافروں اور مزدوروں کو نشانہ بنایا گیا اس پر میڈیا میں کیوں بات نہیں ہوئی ایسے واقعات کی مثال نہ تو بلوچ روایات میں موجود ہے اور نہ تاریخ میں اس طرح کے سیاہ کرتوت کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے بلوچستان کے حوالے سے میری جماعت پیپلز پارٹی مذاکرات کی داعی ہے لیکن مذاکرات کس کے ساتھ کریں اس حوالے سے ہم یا ہماری حکومت یا ہماری جماعت کنفیوز نہیں اگر ان مذاکرات کیلئے ڈاکٹر اللہ نظر بشیر زیب تیار ہیں تو ان سے مذاکرات ہو سکتے ہیں بصورت دیگر مذاکرات ان سے بے سود ہیں جن کی ملاقات سابق وزیر دفاع سے حامد میر صاحب نے خلیجی ملک میں کروائی تھی بلوچستان کے معاملات کو بات چیت کے ذریعے حل کرنے کی تجاویز دینے والوں کو ہماری روز اول کی بلوچستان اسمبلی میں کی گئی وہ بات چیت کیوں بھول جاتی ہے جس میں ہم نے پہلے ہی روز تمام افراد کو بات چیت کی دعوت دی؟ اگر کوئی بات چیت کے لیے تیار ہی نہیں اور پر تشدد راستے پر گامزن ہے تو کیا ریاست خاموش تماشائی بن کر بے گناہ مزدوروں اور عام پاکستانی کو شہید ہونے کے لئے ان کے رحم و کرم پر چھوڑ دے؟ آخر میں ایک نقطے پر آپ کی ستائش کہ آپ اور میں اس بات پر متفق ہیں کہ بلوچستان کی آزادی ممکن نہیں تو بلوچ قوم خود فیصلہ کرے کہ اس لاحاصل جنگ سے کیا حاصل ہوگا؟ ماسوائے بیگناہ لوگوں کے قتل و غارت اور بلوچستان کی ترقی میں رکاوٹ کے؟ آج نہیں تو چند سال بعد یہ ثابت ہو جائے گا کہ بلوچ اور بلوچستان کا خیر خواہ موجود حکومت ہے جو بلوچ بچوں اور بچیوں کو آکسفورڈ اور ہارورڈ یونیورسٹی بھیج رہی ہے یا وہ لوگ جو تعلیم یافتہ نوجوانوں کو تشدد کا راستہ دکھا رہے ہیں حامد میر صاحب، بطور وزیر اعلی میری آٹھ ماہ کی کارکردگی پر آپ جو تنقید برائے اصلاح کریں گے اسے سر بہ چشم قبول کریں گے لیکن جب جب آپ تاریخ کو مسخ کریں گے تو اس کا مدلل جواب انہی صفحات پر آپ کو ملے گا۔ آج اس آرٹیکل میں حامد میر صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ اگر بلوچستان میں امن چاہتے ہیں تو یک طرفہ بیانیہ بنانے والوں کی حوصلہ شکنی کریں حقائق رپورٹ کریں۔ آئیں اس بلوچستان کی بہتری کیلئے اپنا اپنا کردار ادا کریں اور اس میں کون کتنا کامیاب ہوگا یہ فیصلہ تاریخ پر چھوڑ دیں اور آخر میں حامد میر صاحب سے کسی بھی ٹی وی چینل پر بلوچستان کے حوالے سے مذاکرہ کرنے کو تیار ہوں اس کی میزبانی خود حامد میر صاحب کریں یا سلیم صافی صاحب جیسے زیرک صحافی سے کروائیں۔

پاکستان ہمیشہ زندہ باد، بہ شکریہ روزنامہ جنگ۔